نُورُ الإيمَان
وَظُلُمَات النِّفَاق
فِي ضَوءِ الكِتَابِ وَالسُّنَّة

(باللغة الأردية)

تأليف

سعيد بن علي بن وهف القحطاني

ترجمه إلى اللغة الأردية
عنايت الله بن حفيظ الله السنابلي
راجع الترجمة
ابو المكرم عبد الجليل (رحمه الله)
أشرف المؤلف على الترجمة ومراجعتها وتصحيحها

٥ ر.س

مترجم سے رابطہ کے لئے:
Mobile: +91-9773026335 • Tel.: +91-22-25355252
E-Mail: inayatullahmadani@yahoo.com

ایمان کا نور
اور نفاق کی تاریکیاں
کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

سعید بن علی بن وهف القحطانی

ترجمہ: عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی
نظر ثانی: ابو المکرم بن عبد الجلیل رحمہ اللہ
مولف کی زیر نگرانی ترجمہ وتصحیح شدہ

S.R 5

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

فإن الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله هندي الجنسية معروف لدي منذ دهر طويل بسلامة المنهج والمعتقد، وقد كان داعية (رسمي) في مكتب الجاليات والدعوة والإرشاد بمدينة عنيزة بالمملكة العربية السعودية، ثم انتقل للدراسة في الجامعة الإسلامية كلية الحديث الشريف وتخرج بتقدير ممتاز، ولمعرفتي بسلامة منهجه أذنت له بترجمة أي كتاب من كتبي يرغب في ترجمته، وقد ترجم لي إلى الآن خمسة عشر كتابا، راجعنا منها أربعة عشر كتابا فوجدناها مترجمة ترجمة سليمة على منهج أهل السنة والجماعة.

وأوصي من يرى تزكيتي هذه أن يجعل الشيخ عنايت الله محل الثقة فإنه كذلك، سواء كان ذلك في الترجمة أو غيرها من الأعمال، لأمانته، وصدقه، وسلامة معتقده، هكذا أحسبه والله حسيبه ولا أزكي على الله أحدا. وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

قاله وكتبه الفقير إلى الله تعالى

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

من سعيد بن علي بن وهف القحطاني إلى الأخ الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله سلمه الله تعالى.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أما بعد:

فأرجو إرسال كل كتاب تترجمونه من كتبي إلى موقع دار الإسلام بعد مراجعته، حتى ينشر في هذا الموقع المبارك، والله أسأل أن يجعل ذلك في موازين حسناتكم وجزاكم الله خيرا.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

أخوك ومحبك في الله

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

عرض مترجم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

دین اسلام عقیدہ (ایمان)'عبادات' معاملات' سیاسیات وغیرہ کا مجموعہ ہے، لیکن عقیدہ اور پھر عبادات کا مقام ومرتبہ اسلام میں سب سے بلند ہے کیونکہ عقیدہ پورے دین کی اساس اور جڑ' اور عبادات کائنات کی تخلیق کا مقصد اصیل ہیں، نیز قرآن کریم اور سنت صحیحہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عقائد کی اصلاح ہی خاطر اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام کا زریں سلسلہ شروع فرمایا اور اسی کے لئے کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے اور اسی کے سبب تمام تر اسلامی جنگیں لڑی گئیں اور ہزاروں کی تعداد میں جانثاران

اسلام نے اپنی مقدس روحیں قربان کیں اوراللہ کے یہاں اعلیٰ درجات سے
سرفراز ہوئے۔

ایمان کے بالمقابل کفر ونفاق ہیں، یہ دونوں چیزیں اسلام کے منافی
ہیں، لیکن کفر کی بہ نسبت نفاق اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ خطرناک
ہے، ''نفاق'' کے معنیٰ اسلام ظاہر کرنے اور کفر چھپانے کے ہیں، مدینہ
میں مسلمانوں کو کھلے کافروں سے زیادہ منافقوں سے نقصان اٹھانا پڑا،
منافقین حسب موقعہ اپنی چالوں، مکروفریب، غداری، جھوٹ، خیانت، وعدہ
خلافی، شماتت، بے وفائی، غیبت، چغل خوری اور دیگر ناپاک خصائل سے
مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے، اللہ
عزوجل نے قرآن کریم بالخصوص سورۂ توبہ میں ان کی نقاب کشائی کی ہے،
اور ان کے گھناؤنے کردار اور برے اوصاف سے نبی کریم ﷺ اور
مسلمانوں کو مطلع فرمایا ہے، اور انہیں ان کے دنیوی واخروی انجام کار سے
بھی آگاہ فرمایا ہے۔

نفاق کی دو قسمیں ہیں: نفاق عملی اور نفاق اعتقادی: عملی نفاق یہ ہے کہ

آدمی عقیدۃً تو اسلام ظاہر کرکے کفر نہ چھپائے لیکن علانیہ نیکی ظاہر کرے اور
اس کے خلاف پوشیدہ رکھے یعنی عملاً اس کی انجام دہی میں کوتاہی کرے، عملی
نفاق سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن گناہ گار ضرور ہوتا ہے،
جبکہ اعتقادی نفاق سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

یہ موضوع اس ناحیہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ موجودہ وقت میں
لوگ بالعموم شعوری یا غیر شعوری طور پر عملی نفاق میں ملوث ہیں، ایسی حالت
میں لوگوں کو نفاق کی حقیقت، اس کی علامتوں، اس کے دنیوی واخروی انجام
وغیرہ سے آگاہ کرنا ناگزیر ہے تاکہ لوگ - اللہ ہمیں عافیت عطا فرمائے -
اعتقادی نفاق میں ملوث نہ ہوجائیں، کیونکہ شیطان رفتہ رفتہ کفر کے قریب
لاتا ہے، اور عملی کوتاہیاں اعتقادی کوتاہیوں کا آغاز ہوا کرتی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مملکت سعودیہ عربیہ کے معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر سعید بن علی قحطانی حفظہ اللہ نے - اپنی تمام تالیفات کی طرح - کتاب
وسنت کے نصوص اور سلف صالحین کے فرمودات پر مشتمل مستند حوالوں کی
روشنی میں ایمان کے مفہوم، اس کے ثمرات وفوائد، اس کی شاخوں، مومنوں

کے اوصاف، نیز نفاق کے مفہوم، اس کے انواع و اقسام اور منافقین کے اوصاف کی وضاحت فرمائی ہے۔

راقم کی یہ پانچویں طالبعلمانہ کاوش ہے جو اللہ کی توفیق سے زیور طبع سے آراستہ ہورہی ہے، میں اپنے تمام اسلامی بھائیوں، بالخصوص طالبان علوم نبویہ کے سامنے اس کتاب کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے اللہ ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کی توفیق اور مدد سے کتاب کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا، اس کے بعد اپنے والدین بزرگوار کا شکر ادا کرتا ہوں جن کی انتھک تعلیمی وتربیتی کوششوں کی بدولت دین اسلام کی ادنیٰ سی خدمت کا شرف حاصل ہوا، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وعقبیٰ کی بھلائیوں سے نوازے اور اسے ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے، نیز اپنی اہلیہ، اہل خانہ اور جملہ معاونین کا بھی شکر ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

بعدہ فاضل بھائی جناب فضیلۃ الشیخ ابوالمکرّم عبدالجلیل حفظہ اللہ (مترجم وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد- ریاض) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنھوں نے انتہائی ژرف نگاہی ہے کتاب پر نظر ثانی کی اور

تصحیح فرمائی اور پھر کتاب کی کتابت، طباعت اور دیگر ضروری امور میں بھرپور تعاون سے نوازا ، نیز دیگر معاونین کا بھی ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے کتاب میں کسی بھی طرح سے ہاتھ بٹایا، جزاہم اللہ خیرا۔

اخیر میں تمام اہل علم اور طالبان علم سے میری پرخلوص درخواست ہے کہ اگر کتاب میں کسی بھی قسم کی فروگذاشت نظر آئے تو بشکر وامتنان ضرور مطلع فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ اردو داں حلقہ کو فائدہ پہنچائے نیز اس کے مؤلف، مترجم، مصحح، ناشر اور جملہ معاونین کو اخلاص قول وعمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

۲۵/صفر بروز جمعرات ابوعبداللہ/عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی

مدینہ طیبہ، مملکت سعودیہ عربیہ

مُقَدِّمَة

إن الحمد لله ، نحمده، ونستعينه، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وسلم تسليماً كثيراً، أما بعد :

ایمان کے نور اور نفاق کی تاریکیوں کے سلسلہ میں یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں میں نے ایمان کا مفہوم، اس کے حصول کے طریقے، اس کے فوائد وثمرات، اس کی شاخیں اور مومنوں کے اوصاف نیز نفاق کا مفہوم، اس

کے انواع واقسام' اس کے نقصانات اور منافقوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے' اپنی نصرت و توفیق سے ان کی دیکھ ریکھ کرتا ہے اور انہیں کفر' نفاق' گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم' ایمان اور ہدایت کی روشنی کی طرف لاتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿الله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور﴾(۱)۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے' وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

ساتھ ہی اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہے کہ کافروں کے مددگار جو ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہ ''طاغوت'' ہیں' یعنی وہ شرکاء اور بت جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں' اور ہر وہ ذات جس کی اللہ کے علاوہ پرستش کی

(۱) سورۃ البقرۃ:۲۵۷۔

جائے اور وہ اس سے راضی ہو، یہ طواغیت اپنے عبادت گزاروں کو ایمان کی روشنی سے نکال کر جہالت' کفر' نفاق اور غفلت کی تاریکیوں کی طرف لاتے ہیں' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿والذين كفروا أولياؤهم الطاغوت يخرجونهم من النور إلى الظلمات أولئك أصحاب النار هم فيها خالدون﴾(۱)۔

اور کافروں کے اولیاء طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لاتے ہیں، یہ جہنمی لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

میں نے اس بحث کو دو مباحث میں تقسیم کیا ہے، اور ہر مبحث کے تحت حسب ذیل مطالب ہیں:

☆ پہلا مبحث: ایمان کا نور

پہلا مطلب: ایمان کا مفہوم۔

(۱) سورۃ البقرۃ:۲۵۷۔

دوسرا مطلب: حصول ایمان اور اس میں زیادتی کے اسباب وذرائع۔

تیسرا مطلب: ایمان کے فوائد وثمرات۔

چوتھا مطلب: ایمان کی شاخیں۔

پانچواں مطلب: مومنوں کے اوصاف۔

☆دوسرا مبحث: نفاق کی تاریکیاں

پہلا مطلب: نفاق کا مفہوم۔

دوسرا مطلب: نفاق کی قسمیں۔

تیسرا مطلب: منافقوں کے اوصاف۔

چوتھا مطلب: نفاق کے اثرات ونقصانات۔

میں اللہ کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس تھوڑے عمل کو مبارک اور خالص اپنے رخِ کریم کے لئے بنائے اور اسے میرے لئے میری زندگی میں اور مرنے کے بعد نفع بخش بنائے، اور جس شخص تک بھی یہ کتاب پہنچے اسے اس کے ذریعہ نفع پہنچائے، بیشک اللہ کی ذات سب سے بہتر ذات ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے اور انتہائی کریم ہے جس سے امید وابستہ کی جاتی

ہے، وہی ہمارے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے، نیز میں اللہ عز وجل سے سوال کرتا ہوں کہ وہ نبیٔ امین، خاتم الانبیاء والمرسلین، ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر، آپ کے تمام آل واصحاب پر اور قیامت تک آنے والے ان کے سچے متبعین پر (اپنی) رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

مؤلف

بروز منگل بوقت عصر، مطابق ۱۶/۱۰/۱۴۱۹ھ

پہلا مبحث: ایمان کا نور

پہلا مطلب: ایمان کا مفہوم

اولاً: ایمان کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

ایمان کے لغوی معنیٰ: تصدیق کے ہیں، برادران یوسف نے اپنے والد سے کہا تھا: ﴿ **وما أنت بمؤمنٍ لنا** ﴾ (۱) یعنی آپ ہماری (باتوں کی) تصدیق کرنے والے نہیں ہیں۔

ایمان کی حقیقت (اصطلاحی مفہوم):

ایمان قول وعمل سے مرکب ہے، یعنی دل و زبان کا اقرار اور دل و زبان اور اعضاء وجوارح کا عمل، یہ چار چیزیں دین اسلام کی جامع ہیں:

(۱) سورۃ یوسف: ۱۷۔

(۱) دل کا قول (اقرار): یعنی دل کی تصدیق، یقین اور اعتقاد۔

(۲) زبان کا قول: یعنی شہادتین (کلمۂ شہادت): ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (ﷺ) کی زبان سے ادائیگی اور اس کے لوازمات کا اقرار۔

(۳) دل کا عمل: یعنی نیت، اخلاص، محبت، تابعداری، اللہ کی طرف کامل توجہ، اس پر توکل واعتماد اور اس کے لوازمات ومتعلقات۔

(۴) زبان اور اعضاء وجوارح کا عمل: **زبان کا عمل** وہ چیزیں ہیں جو زبان کے بغیر ادا نہیں ہوسکتیں، جیسے تلاوت قرآن کریم، بقیہ اذکار و وظائف اور دعاء واستغفار وغیرہ۔ اور **اعضاء وجوارح کا عمل** وہ چیزیں ہیں جن کی ادائیگی اعضاء وجوارح سے ہی ممکن ہے، جیسے قیام، رکوع، سجدہ اور اللہ کی مرضی میں چلنا پھرنا، جیسے مساجد، حج، جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ان کے علاوہ ان تمام کاموں کے لئے آمد ورفت جن کا ذکر ایمان کی شاخوں والی حدیث میں ہوا ہے (۱)۔

(۱) دیکھئے: شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزص: ۳۷۳، معارج القبول شرح سلم ===

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکم کردہ تمام باتوں کو مان کر اور ظاہری و باطنی طور پر ان کی تابعداری کر کے اس کے مکمل اعتراف اور پختہ تصدیق کا نام ایمان ہے' چنانچہ ایمان دل کی تصدیق و اعتقاد کا نام ہے جو کہ قلب و قالب (جسم) کے تمام اعمال کو شامل ہے، اور یہ پورے دین اسلام کی انجام دہی کو شامل ہے، اسی لئے ائمۂ کرام اور سلف صالحین کہا کرتے تھے کہ ایمان' دل و زبان کے قول اور دل، زبان اور اعضاء و جوارح کے عمل کا نام ہے، یعنی ایمان قول، عمل اور عقیدہ کا نام ہے جو اطاعت گزاری سے بڑھتا اور معصیت کاری سے گھٹتا ہے، چنانچہ وہ ایمان کے جملہ عقائد، اخلاق اور اعمال کو شامل ہے'' (۱)۔

== الوصول الی علم الاصول في التوحید از شیخ حافظ الحکمی ۲/ ۵۸۷-۵۹۱، اصول وضوابط في التکفیر للعلامۃ عبد اللطیف بن عبد الرحمٰن بن حسن آل الشیخ، ص۳۴، نیز دیکھئے: کتاب الایمان لابن مندہ ۱/ ۳۰۰-۳۴۱۔

(۱) التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان، ص۹، نیز دیکھئے: کتاب الایمان لابن مندہ ۱/ ۳۴۱، فتاویٰ ابن تیمیہ ۷/ ۵۰۵۔

ثانیاً: ایمان اور اسلام کے درمیان فرق:

شریعت میں ایمان کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت: یہ ہے کہ اسلام کا ذکر نہ کر کے صرف ایمان کا ذکر کیا جائے، ایسی صورت میں ایمان سے پورا دین مراد ہوگا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿الله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور﴾ (۱)۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی (سرپرست) ہے' وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

سلف صالحین رحمہم اللہ اپنے قول ''ایمان: عقیدہ اور قول وعمل کا نام ہے، اور سارے اعمال ایمان کے نام میں داخل ہیں'' سے یہی معنیٰ مراد لیتے ہیں۔

دوسری حالت: یہ ہے کہ ایمان اور اسلام کا ایک ساتھ ذکر کیا جائے،

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۵۷۔

ایسی صورت میں ایمان کی تفسیر پوشیدہ عقائد سے کی جائے گی، جیسے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان رکھنا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا رشاد ہے:

﴿والذین آمنوا و عملوا الصالحات﴾ (۱)۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیئے۔

اور اسلام کی تفسیر اعضاء و جوارح کے ظاہری اعمال سے کی جائے گی، جیسے شہادتین کا اقرار، نماز، زکاۃ، روزہ، حج اور ان کے علاوہ دیگر اعمال (۲)، جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إن المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات﴾ الآیۃ (۳)۔

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۵۷۔

(۲) فتاویٰ ابن تیمیہ ۷/ ۱۳تا ۱۵، و ۵۵۱تا ۵۵۵، معارج القبول للشیخ حافظ الحکمی ۲/ ۵۹۷تا ۶۰۸۔

(۳) سورۃ الاحزاب: ۳۵۔

چنانچہ جب ایمان و اسلام کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہوگا تو دونوں کا معنیٰ ایک ہوگا، اور جب دونوں کا اکٹھا ذکر ہوگا تو دونوں کے معانی مختلف ہوں گے، بعینہ ''فقیر اور مسکین'' کی طرح، کہ جب دونوں میں سے ایک کا تنہا ذکر ہوگا تو دوسرا بھی (اس میں) شامل ہوگا، اور جب دونوں اکٹھا ذکر کئے جائیں گے تو ہر ایک کا ایک خاص اور الگ مفہوم ہوگا (۱)۔

دوسرا مطلب:

حصول ایمان اور اس میں زیادتی کے اسباب وذرائع

ایمان بندے کا کمال ہے، اسی سے دنیا و آخرت میں اس کے درجات بلند ہوتے ہیں، وہی ہر طرح کی دیر سویر بھلائی کے حصول کا سبب اور ذریعہ ہے، ایمان کا حصول، اس میں تقویت اور اس کی تکمیل اس چیز کی معرفت ہی سے ہوسکتی ہے جس سے ایمان حاصل ہوتا ہے (یعنی جو ایمان کا مرجع و

---

(۱) دیکھئے: فتاویٰ ابن تیمیہ ۷/ ۵۵۱، ۵۷۵تا ۶۲۳، جامع العلوم والحکم لابن رجب ۱/ ۱۰۴۔

مصدر ہے) کیوں کہ ایمان کے حصول اور اس میں تقویت اور اضافہ کے اسباب بکثرت ہیں، جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

پہلا سبب: کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں وارد اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی معرفت، ان کے معانی کو سمجھنے کی کوشش اور ان کے ذریعہ اللہ کی عبادت و بندگی: اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها وذروا الذين يلحدون في أسمائه سيجزون ما كانوا يعملون﴾(۱)۔

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں لہٰذا اللہ کو انہی ناموں سے پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں (الحاد) کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''**إن لله تسعة وتسعين اسماً، مائة إلا واحداً، من**

(۱) سورۃ الأعراف: ۱۸۰۔

أحصاها دخل الجنة''(۱)۔

بیشک اللہ عز وجل کے ایک کم سو یعنی ننانوے (۹۹) نام ایسے ہیں کہ جس نے انہیں شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

''جس نے انہیں شمار کیا'' یعنی انہیں یاد کیا، ان کے معانی کو سمجھا، ان کا عقیدہ رکھا اور ان کے ذریعہ اللہ کی بندگی کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ ایمان کا سب سے عظیم سرچشمہ اور اس کے حصول اور اس کی قوت وثبات کا مرکز اصیل ہے، اللہ عز وجل کے اسماء حسنیٰ کی معرفت ایمان کی بنیاد ہے اور توحید کی تینوں قسموں توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات کو شامل ہے۔ توحید کی یہ قسمیں ایمان کی روح، اس کی اصل اور اس کی غایت ہیں، چنانچہ جس

(۱) متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الاشتراط والثنیا في الاقرار والشروط التي یتعارفھا الناس بینھم، ۳/۲۴۲، حدیث نمبر: (۲۷۳۶) وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب في اسماء اللہ تعالی وفضل من احصاھا، ۴/۲۰۶۳، مذکورہ الفاظ صحیح مسلم ہی کے ہیں۔

قدر بندے کی اللہ کے اسماء وصفات کی معرفت میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے ایمان میں زیادتی اور یقین میں پختگی اور استحکام پیدا ہوگا، لہٰذا بندۂ مومن کو چاہئے کہ اپنی طاقت ومقدور بھر اللہ کے اسماء وصفات کی معرفت حاصل کرے اس طور پر کہ ان کو نہ تو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دے، نہ ان کے معنیٰ کی نفی کرے، نہ ان کی کیفیت بیان کرے اور نہ ہی ان میں تحریف وتبدیلی کرے(۱)۔

دوسرا سبب: عمومی طور پر قرآن کریم میں غور وتدبر کرنا: کیونکہ (اس میں) غور وتدبر کرنے والا اس کے علوم ومعارف سے استفادہ کرتا ہے جس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح جب وہ قرآن کریم کے نظم واستحکام میں غور کرتا ہے اور یہ کہ قرآن کریم کے بیانات باہم ایک دوسرے کی تصدیق اور موافقت کرتے ہیں ان میں باہم کوئی اختلاف وتعارض نہیں ہے، جب یہ ساری چیزیں سوچتا ہے تو اسے یقین ہوجاتا ہے کہ یہ (کتاب) منزل من جانب اللہ ہے، یہ ایمان کی تقویت

(۱) دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للعلامۃ السعدی ص: ۴۰۔

کے عظیم ترین اسباب میں سے ہے(۱)۔

تیسرا سبب: نبی کریم ﷺ کی احادیث کی اور ان میں جن ایمانی علوم واعمال کی دعوت پائی جاتی ہے ان کی معرفت: یہ ساری چیزیں ایمان کے حصول اور اس کی تقویت کے اسباب میں سے ہیں، چنانچہ جس قدر بندے کی کتاب اللہ اور سنت رسول (ﷺ) کی معرفت میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوگا۔

چوتھا سبب: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اعلیٰ اخلاق اور کامل صفات کی معرفت: کیونکہ جس شخص کو ان چیزوں کی کما حقہ معرفت ہوگی اسے آپ ﷺ اور آپ کی لائی ہوئی کتاب (قرآن) اور دین حق کی صداقت میں ذرا بھی شک وشبہہ نہ ہوگا۔

پانچواں سبب: کائنات عالم میں غور وفکر: یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں موجود نوع بنوع مخلوقات میں غور کرنا، انسان

(۱) دیکھئے: مدارج السالکین لابن القیم ۲/ ۲۸، التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص: ۴۱۔

کی ذات اوراس کی (کونی) صفات میں غور کرنا، یہ چیزیں ایمان کا قوی سبب ہیں، کیوں کہ ان مخلوقات کے اندر خالق کی قدرت وعظمت پر دلالت کرنے والی خلقت کی عظمت کا شاہکار اورمحیر العقول استحکام اور حسن انتظام پایا جاتا ہے۔

اسی طرح تمام مخلوقات کی بے بسی اور ہرطرح سے اللہ کی طرف ان کی محتاجگی اورضرورت نیز یہ کہ مخلوق اللہ عزوجل سے ایک لمحہ کے لئے بھی بے نیاز نہیں ہوسکتی، ان تمام چیزوں میں غور وفکر کرنا، یہ چیز بندے کے لئے اپنے تمام تر دینی و دنیاوی منافع کے حصول اور نقصان دہ امور کے دور کرنے میں اللہ کے لئے کمال خضوع، کثرت دعاء، اللہ کی طرف محتاجگی اورالحاح وزاری کے اظہار نیز اپنے رب پر قوی بھروسہ اس کے وعدے پر پورااعتماداوراس کے احسان وکرم کی شدید لالچ وخواہش کوواجب کرتی ہے، اورانہی چیزوں سے حقیقی معنوں میں ایمان حاصل ہوتا ہے اوراس میں قوت واستحکام پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ عزوجل کی ان بیشمار خاص وعام نعمتوں میں غور وفکر کرنا

جن سے کوئی بھی مخلوق ایک لمحہ کے لئے بھی خالی نہیں۔

چھٹا سبب: ہمہ وقت کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر اور دعا (عبادت) کرنا: کیونکہ ذکر الٰہی دل میں ایمان کا پودا اگاتا ہے اوراسے غذاوقوت بہم پہنچاتا ہے، اور بندہ جتنا زیادہ اللہ کا ذکر کرے گا اتنا ہی اس کے ایمان میں قوت پیدا ہوگی، اور ذکر' زبان، دل، عمل اور حال ہرطرح سے ہوتا ہے، چنانچہ بندہ کو ایمان کا اتنا حصہ ہی ملے گا جتنا وہ اللہ کا ذکر کرے گا۔

ساتواں سبب: اسلام کی خوبیوں کی معرفت: کیونکہ دین اسلام مکمل طور پرخوبیوں کا گنجینہ ہے، اس کے عقائد سب سے زیادہ صحیح، سچے اورنفع بخش ہیں، اس کے اخلاق سب سے اچھے اخلاق ہیں، اس کے اعمال واحکام سب سے بہتر اوراعتدال پر مبنی ہیں، ان تمام چیزوں میں غور وفکر کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں ایمان کومزین کردیتا ہے اوراسے اس کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے، چنانچہ بندہ (اس کے نتیجہ میں) ایمان کی چاشنی پانے لگتا ہے، اور ایمان کے اصول اوراس کے

حقائق سے اس کا باطن اور ایمان کے اعمال سے اس کا ظاہر حسین وجمیل اور خوب تر ہو جاتا ہے۔

آٹھواں سبب: اللہ عزوجل کی عبادت میں ''احسان'' کا وصف پیدا کرنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں جد و جہد اور کوشش کرنا: چنانچہ انسان اللہ کی عبادت میں اس طرح کوشش کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو یہ تصور کرے کہ اللہ تو اسے دیکھ ہی رہا ہے، پھر عمل کو مکمل کرنے اور اسے بطریق احسن انجام دینے نیز قول وفعل، مال و جاہ اور منافع کی دیگر قسموں کے ذریعہ مخلوق کے ساتھ احسان کرنے میں جد و جہد اور کوشش کرے۔ جب وہ اچھی طرح خالق (اللہ) کی عبادت کرے گا اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور اس پر ہمیشگی برتے گا تو اس کے ایمان ویقین میں قوت پیدا ہوگی اور وہ ''حق الیقین'' تک جا پہنچے گا جو کہ یقین کا سب سے اونچا مرتبہ ہے، اور اس وقت اسے اطاعت کے کاموں میں چاشنی اور مٹھاس ملے گی اور (حسن) معاملات کے ثمرہ سے لطف اندوز ہوگا، اور یہی ایمان کامل ہے۔

نواں سبب: مومنوں کے اوصاف سے متصف ہونا: جیسے نماز میں خشوع وخضوع، اس میں حضور قلبی، زکاۃ کی ادائیگی، فضول چیزوں یعنی ہر وہ قول وفعل جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اس سے اعراض وغیرہ، بلکہ مسلمان (کو چاہئے کہ وہ) بھلی بات ہی بولے اور بھلا کام ہی کرے، قول وفعل کی برائی ترک کردے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان تمام چیزوں سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں قوت پیدا ہوتی ہے، اسی طرح فواحش ومنکرات سے اجتناب، امانتوں اور وعدوں کا پاس ولحاظ وغیرہ ایمان کی علامتیں ہیں۔

دسواں سبب: اللہ عزوجل اور اس کے دین کی دعوت دینا، باہم حق وصبر کی وصیت کرنا، دین کی بنیاد کی طرف دعوت دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ دینی احکام کی پابندی کرنا، اس سے بندہ اپنی ذات کی اور دیگر لوگوں کی تکمیل کرسکتا ہے۔

گیارھواں سبب: کفر ونفاق اور فسق ونافرمانی کی شاخوں سے دور رہنا: کیونکہ ایمان کے لئے ایمان کو تقویت پہنچانے اور اس میں

اضافہ کرنے والے تمام اسباب کو اختیار کرنا ضروری ہے، اسی طرح اضافہ اور تقویت سے مانع اور اس کے آڑے آنے والے امور کو دور کرنا بھی ضروری ہے' یعنی گناہ کے کاموں کو ترک کرنا، ماضی میں سرزد ہوئے گناہوں سے توبہ کرنا، حرام چیزوں سے تمام اعضاء وجوارح کی حفاظت کرنا، ایمانی علوم میں قادح اور انہیں کمزور کرنے والے شبہات کے فتنوں نیز ایمان کے ارادوں کو کمزور کردینے والی خواہشات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

بارھواں سبب: فرائض کے بعد نوافل کے ذریعہ اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا اور خواہشات نفس کے غلبہ کے وقت اللہ کے محبوب اور پسندیدہ امر کو تمام خواہشات پر ترجیح دینا۔

تیرھواں سبب: اللہ کے نزول کے وقت اللہ سے مناجات (سرگوشی)' اس کے کلام کی تلاوت، دل کی حضوری اور اس کے روبرو آداب عبادت بجالانے کی خاطر خلوت (تنہائی) اپنانا، اور پھر آخر میں توبہ واستغفار کرنا۔

چودھواں سبب: سچے اور مخلص علماء کی صحبت اختیار کرنا اور ان کے اقوال سے بہترین ثمرات چننا جس طرح عمدہ ترین میوے چنے جاتے ہیں(۱)۔

تیسرا مطلب: ایمان کے فوائد وثمرات۔

ایمان کے فوائد وثمرات بے حساب وبے شمار ہیں، چنانچہ دل' جسم' راحت' پاکیزہ زندگی اور دنیا وآخرت میں نہ جانے کتنے فوائد وثمرات ہیں' مختصر یہ کہ دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں اور تمام تر برائیوں سے دوری (عافیت) یہ ایمان ہی کے ثمرات ہیں، ایمان کے چند فوائد و ثمرات حسب ذیل ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کی ولایت پر رشک:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم

(۱) دیکھئے: مدارج السالکین لابن القیم ۳/ ۱۷، التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص۴۰ تا ۶۲۔

یحـــزنـون﴾(۱)۔

سنو! بے شک اللہ کے اولیاء (دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

پھر ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿الذین آمنوا وکانوا یتقون﴾(۲)۔

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

﴿الله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور﴾(۳)۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

---

(۱) سورۃ یونس:۶۲۔

(۲) سورۃ یونس:۶۳۔

(۳) سورۃ البقرہ:۲۵۷۔

یعنی انہیں کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف، جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف، گناہوں کی تاریکیوں سے نکال کر اطاعت کی روشنی کی طرف اور غفلت کی تاریکیوں سے نکال کر بیداری اور ذکر کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

(۲) رضاء الٰہی کا حصول:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿والمؤمنون والمؤمنات بعضهم أولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويطيعون الله ورسوله أولئک سيرحمهم الله إن الله عزيز حكيم، وعد الله المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها ومساكن طيبة في جنات عدن ورضوان من الله أكبر ذلک هو الفوز العظيم﴾(۱)۔

---

(۱) سورۃ التوبہ:۷۱،۷۲۔

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست (معاون و مددگار) ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ ان مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی عظیم کامیابی ہے۔

چنانچہ انہیں اللہ کی رضا ورحمت اور ان پاکیزہ محلوں کی کامیابی ان کے اس ایمان کے سبب حاصل ہوئی جس سے انھوں نے فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کر کے اپنے آپ کو اور دیگر لوگوں کو مکمل کیا تھا' اس طور پر یہ

حضرات عظیم ترین فلاح وکامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

(۳) کامل ایمان (سرے سے) جہنم میں داخل ہونے سے روکتا ہے' جب کہ کمزور (ناقص) ایمان جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لئے رہنے سے مانع ہوتا ہے، کیونکہ جو شخص ایمان لا کر تمام واجبات بجا لائے اور تمام حرام امور ترک کردے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، اسی طرح جس شخص کے دل میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہے گا۔

(۴) اللہ تعالیٰ تمام ناپسندیدہ چیزوں سے مومنوں کا دفاع کرتا ہے اور انہیں مصائب سے نجات عطا فرماتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الله يدافع عن الذين آمنوا﴾(۱)۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کا دفاع کرتا ہے۔

یعنی ہر ناپسندیدہ چیز سے، جن وانس کے شیاطین کے شر سے اور دشمنوں سے ان کا دفاع کرتا ہے، نیز پریشانیوں کے نزول سے قبل ہی انہیں ان سے دور کر دیتا ہے اور نزول کے بعد انہیں ختم کر دیتا ہے یا ان

(۱) سورۃ الحج: ۸۳۔

میں تخفیف کرتا ہے، اللہ عز وجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَن لَّن نَّقدِرَ عَلَیهِ فَنَادَی فِي الظُّلُمَاتِ أَن لا إلهَ إلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ وَکَذَلِکَ نُنْجِي الْمُؤمِنِينَ﴾ (۱)۔

اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو، جب وہ غصہ سے نکل کر گئے اور سوچا کہ ہم انہیں پکڑ نہ سکیں گے، بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھے کہ ”الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں سے ہوگیا“۔تو ہم نے ان کی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات دے دی، اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ثم ننجي رسلنا والذين آمنوا كذلک حقاً علينا

(۱) سورۃ الانبیاء:۸۷، ۸۸۔

ننج المؤمنين﴾ (۱)۔

پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو نجات دے دیتے ہیں، اسی طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين إنهم لهم المنصورون وإن جندنا لهم الغالبون﴾ (۲)۔

اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لئے صادر ہو چکا ہے۔ کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی۔ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب وفتح یاب ہوگا۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ ومن يتق الله يجعل له مخرجاً﴾ (۳)۔

(۱) سورۃ یونس:۱۰۳۔

(۲) سورۃ الصافات:۱۷۱ تا ۱۷۳۔

(۳) سورۃ الطلاق:۲۔

اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے سبیل پیدا فرمادیتا ہے۔

یعنی لوگوں پر آنے والی ہر پریشانی سے نجات کی سبیل پیدا کردیتا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ ومن يتق الله يجعل له من أمره يسراً﴾(۱)۔

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے ہر معاملہ میں آسانی پیدا کردیتا ہے۔

چنانچہ متقی مومن کے مسائل اللہ تعالیٰ آسان فرماتا ہے، اسے آسانی کی توفیق عطا کرتا ہے، پریشانی سے نجات دیتا ہے، دشواریوں کو سہل کرتا ہے، اسے اس کے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے نجات کی سبیل عطا کرتا ہے، اور اسے ایسے ذریعہ سے روزی عطا کرتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا، ان تمام باتوں کے شواہد کتاب وسنت میں بکثرت موجود ہیں۔

(۵) ایمان، دنیا وآخرت میں پاکیزہ زندگی عطا کرتا ہے، اللہ عزوجل

(۱) سورۃ الطلاق: ۴۔

کا ارشاد ہے:

﴿من عمل صالحا من ذكرٍ أو أنثى وهو مؤمن فلنحيينه حياة طيبة ولنجزينهم أجرهم بأحسن ما كانوا يعملون﴾(۱)۔

جو مرد وعورت نیک عمل کرے دراں حالیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔

وہ اس طرح سے کہ ایمان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایمان دل کا سکون واطمینان، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روزی پر دل کی قناعت اور غیر اللہ سے بے تعلقی پیدا کرتا ہے، اور یہی پاکیزہ زندگی ہے، کیونکہ دل کا سکون و اطمینان اور ان تمام چیزوں سے دل کو تشویش نہ ہونا جن سے ایمان صحیح سے محروم شخص کو تشویش ہوتی ہے، یہی پاکیزہ زندگی کی بنیاد ہیں (۲)۔

(۱) سورۃ النحل: ۹۷۔

(۲) التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی، ص ۶۸۔

اور پاکیزہ زندگی' پاکیزہ حلال روزی' قناعت، نیک بختی، دنیا میں عبادت کی لذت وحلاوت اور انشراح صدر کے ساتھ اطاعت کے کاموں کی بجا آوری کو شامل ہے(۱)۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحیح بات یہ ہے کہ پاکیزہ زندگی ان (مذکورہ) تمام چیزوں کو شامل ہے'' (۲)۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''قد أفلح من أسلم، ورزق كفافاً وقنعه الله بما آتاه'' (۳)۔

جو شخص اسلام لایا، اسے بقدر کفاف (گزر بسر کی) روزی عطا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کردہ چیزوں پر قانع (قناعت کرنے والا) بنادیا وہ کامیاب وکامراں ہوگیا۔

(۱) دیکھئے: تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر ۲/۵۶۶۔

(۲) دیکھئے: مصدر سابق ۲/۵۶۶۔

(۳) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الکفاف والقناعۃ ۲/۷۳۰، حدیث نمبر: (۱۰۵۴)۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

''إن الله لا يظلم المؤمن حسنةً، يعطى بها في الدنيا ويجزى بها في الآخرة، وأما الكافر فيطعم بحسنات ما عمل بها لله في الدنيا، حتى إذا أفضى إلى الآخرة لم يكن له حسنة يجزى بها'' (۱)۔

اللہ تعالیٰ کسی مومن کی ایک نیکی بھی کم نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا صلہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا بدلہ دیا جائے گا، رہا کافر، تو وہ اللہ کے لئے کی ہوئی اپنی نیکیوں کے عوض دنیا میں کھاتا پیتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(۶) تمام اقوال واعمال کی صحت وکمال خود عمل کرنے والے کے دل میں ایمان واخلاص کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

(۱) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب جزاء المؤمن بحسناتہ في الدنیا والآخرۃ وتعجیل حسنات الکافر في الدنیا ۴/۲۱۶۲، حدیث نمبر: (۲۸۰۸)۔

﴿فمن يعمل من الصالحات وهو مؤمن فلا كفران لسعيه﴾ (۱)۔

تو جو بھی نیک عمل کرے دراں حالیکہ وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔

یعنی ایسے شخص کی کوشش اکارت اور اس کا عمل ضائع نہیں کیا جائے گا' بلکہ اسے اس کی ایمانی قوت کے اعتبار سے (بڑھا کر) گنا در گنا (اجر) عطا کیا جائے گا۔

نیز ارشاد گرامی ہے:

﴿ومن أراد الآخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً﴾ (۲)۔

اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لئے ہونی چاہئے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو' تو یہی لوگ ہیں جن کی

(۱) سورۃ الانبیاء:۹۴۔

(۲) سورۃ الاسراء:۱۹۔

کوشش کی اللہ کے یہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔

''آخرت کے لئے کوشش'' کا مطلب آخرت سے قریب کرنے والے ان اعمال کی بجا آوری اور ان پر عمل کرنا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبانی مشروع فرمایا ہے۔

(۷) صاحب ایمان کو اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے، اور صراط مستقیم میں اللہ اسے علم حق اور اس پر عمل کی نیز محبوب و پر مسرت چیزوں کے حصول پر شکرگزاری کی اور مصائب و پریشانیوں پر اظہار رضامندی اور صبر کی ہدایت دیتا ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات يهديهم ربهم بإيمانهم﴾ (۱)۔

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا انہیں ان کا پروردگار

(۱) سورۃ یونس:۹، نیز دیکھئے: سورۃ الحج:۵۴، نیز ملاحظہ کریں: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی، ص۷۰۔

ان کے ایمان کے سبب ہدایت عطا فرماتا ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس بات کا احتمال ہے کہ یہاں (آیت: ''**بإيمانهم**'' میں) باء سببیت کے لئے ہو، اور اس صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی کہ دنیا میں ان کے ایمان کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے روز صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائے گا تاکہ وہ اس سے گزر کر جنت میں پہنچیں۔ اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ باء استعانت کے لئے ہو، جیسا کہ امام مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول ﴿**يهديهم ربهم بإيمانهم**﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے نور بنائے گا جس میں وہ چلیں گے(۱)۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کے عمل کو ایک خوبصورت اور پاکیزہ خوشبو کی شکل دی جائے گی، جب وہ اپنی قبر سے اٹھے گا تو وہ اس کے سامنے آکر اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی کی بشارت دے گا، وہ (صاحب ایمان) اس سے کہے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہارا عمل ہوں۔ اور پھر اس کے

(۱) تفسیر القرآن العظیم ۲/۳۹۰۔

سامنے ایک نور بنایا جائے گا جو اسے جنت میں داخل کردے گا(۱)۔

(۸) ایمان بندے کے لئے اللہ کی محبت پیدا کرتا ہے اور مومنوں کے دلوں میں اس کی محبت بھر دیتا ہے، اور جس سے اللہ عز وجل اور مومن بندے محبت کرنے لگیں اسے سعادت و کامرانی حاصل ہوتی ہے، اور مومنوں کی محبت کے فوائد بے شمار ہیں، جیسے ذکر خیر اور زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے لئے دعاء خیر وغیرہ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿**إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن وداً**﴾(۲)۔

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کردے گا۔

(۱) دیکھئے: جامع البیان عن تأویل آي القرآن للطبری ۱۵/ ۲۷، طبری نے اسے قتادہ تک بسند روایت کیا ہے۔

(۲) سورۃ مریم: ۹۶۔

(۹) دین میں امامت کا حصول، یہ ایمان کے عظیم ترین ثمرات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ علم وعمل کے ذریعہ اپنے ایمان کی تکمیل کرنے والے مومن بندوں کو سچی زبان عطا فرمادے اور انہیں ایسے ائمہ بنادے جو اس کے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کریں اور ان کی اقتدا وپیروی کی جائے۔

ارشاد باری ہے:

﴿وجعلنا منهم أئمة يهدون بأمرنا لما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون﴾(۱)۔

اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

چنانچہ صبر و یقین ہی سے دین میں امامت کا مقام حاصل ہوتا ہے، کیونکہ صبر ویقین ہی ایمان کی اساس اور کمال ہیں۔

(۱۰) بلندئ درجات کا حصول، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

(۱) سورۃ السجدہ:۲۴۔

﴿يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين أوتوا العلم درجات﴾(۱)۔

اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔

چنانچہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک اور اللہ کے بندوں کے نزدیک دنیا و آخرت میں پوری مخلوق میں سب سے اعلیٰ مقام کے مالک ہیں۔

انہیں یہ رتبۂ بلند محض ان کے سچے ایمان اور علم و یقین کی بدولت حاصل ہوا ہے۔

(۱۱) اللہ کی کرامت (عزت ومقام) اور ہر طرح سے امن وسکون کی بشارت کا حصول، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وبشر المؤمنين﴾(۲)۔

اور مومنوں کو خوشخبری سنادیجئے۔

(۱) سورۃ المجادلہ:۱۱۔

(۲) سورۃ البقرہ:۲۲۳، سورۃ التوبہ:۱۱۲، سورۃ یونس:۸۷، سورۃ الاحزاب:۴۷، سورۃ الصّف:۱۳۔

(اس آیت کریمہ میں) اللہ نے بشارت کا مطلق ذکر فرمایا ہے تاکہ ہر طرح کی دیر سویر بھلائی کو شامل ہو، جب کہ درج ذیل آیت کریمہ میں بشارت کا مقید ذکر فرمایا ہے:

﴿وبشر الذين آمنوا وعملوا الصالحات أن لهم جنات تجري من تحتها الأنهار﴾ (۱)۔

اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اس بات کی بشارت دیدیجئے کہ ان کے لئے ایسی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

چنانچہ اہل ایمان کے لئے عام اور خاص خوشخبری ہے، اور انہی کے لئے دنیا وآخرت میں عمومی امن بھی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم أولئك لهم الأمن وهم مهتدون﴾ (۲)۔

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۵۔

(۲) سورۃ الانعام: ۸۲۔

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ گڈمڈ نہیں کیا' ایسے ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر گامزن ہیں۔

اور انہی کے لئے خاص امن بھی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿فمن آمن وأصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون﴾ (۱)۔

تو جو ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

چنانچہ (اس آیت کریمہ میں) اللہ تعالیٰ نے ان سے مستقبل کے خوف وہراس کی اور ماضی کے رنج والم کی نفی فرمائی ہے، اور اسی سے ان کا امن وقرار مکمل ہوتا ہے، غرضیکہ مومن کے لئے دنیا وآخرت میں مکمل امن وسکون اور ہر خیر کی بشارت ہے (۲)۔

(۱) سورۃ الانعام: ۴۸۔

(۲) دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص: ۷۷ تا ۸۸۔

(۱۲) ایمان سے گنا در گنا ثواب اور وہ مکمل نور حاصل ہوتا ہے جس کی روشنی میں بندہ اپنی زندگی میں چلتا ہے اور قیامت کے روز چلے گا، چنانچہ دنیا میں اپنے علم و ایمان کی روشنی میں چلتا ہے اور جب قیامت کے روز ساری روشنیاں گل ہوں گی تو وہ اپنے نور سے پل صراط پر چلے گا' یہاں تک کہ کرامت ونعمت کے مقام (جنت) میں جا داخل ہوگا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایمان پر بخشش ومغفرت مرتب فرمائی ہے، اور جس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ عذاب الٰہی سے محفوظ ہوکر اجر عظیم سے ہمکنار ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یا أیها الذین آمنوا اتقوا الله وآمنوا برسوله یؤتکم کفلین من رحمته ویجعل لکم نوراً تمشون به ویغفر لکم والله غفور رحیم﴾ (۱)۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا

(۱) سورۃ الحدید: ۲۸، نیز دیکھئے: سورۃ الانفال: ۲۹۔

اور تمہیں وہ نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا' اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳) مومنوں کو اپنے ایمان کے سبب ہدایت وکامرانی نصیب ہوگی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور آپ سے پہلے کے انبیاء پر نازل کردہ احکام پر مومنوں کے ایمان، ایمان بالغیب، نماز کی اقامت اور زکاۃ کی ادائیگی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿أولئک علی هدی من ربهم وأولئک هم المفلحون﴾ (۱)۔

یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر (گامزن) ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

چنانچہ یہی مکمل ہدایت وکامرانی ہے، کامل ومکمل ایمان کے بغیر ہدایت وکامیابی کی کوئی سبیل نہیں۔

(۱۴) پند ونصائح سے استفادہ ایمان کے ثمرات میں سے ہے، اللہ

(۱) سورۃ البقرہ: ۵۔

عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وذكر فإن الذكرى تنفع المؤمنين﴾(۱)۔

اور آپ نصیحت فرمائیے کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

یہ اس لئے کہ ایمان' صاحب ایمان کو علمی وعملی طور پر حق کی پابندی اور اس کی اتباع پر آمادہ کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کے پاس نفع بخش نصائح کے حصول کا عظیم آلہ اور پوری تیاری ہوتی ہے اور حق کی قبولیت اور اس پر عمل سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔

(۱۵) ایمان' صاحب ایمان کو خوشی میں شکر گزاری' پریشانی میں صبر اور اپنے تمام اوقات میں خیر و بھلائی حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ما أصاب من مصيبة في الأرض ولا في أنفسكم إلا في كتاب من قبل أن نبرأها إن ذلک على الله يسير لكيلا تأسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما آتاكم

(۱) سورۃ الذاریات:۵۵۔

والله لا يحب كل مختالٍ فخور﴾(۱)۔

تمہیں جو کوئی مصیبت دنیا میں یا (خاص) تمہاری جان میں پہنچتی ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے' بلاشبہہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لئے (نہایت) آسان ہے۔ تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو اور نہ عطا کردہ کسی چیز پر اتراؤ' اور اللہ تعالیٰ اترانے' فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔

نیز ارشاد باری ہے:

﴿ما أصاب من مصيبةٍ إلا باذن الله ومن يؤمن بالله يهد قلبه﴾(۲)۔

جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوا کرتی ہے، اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

(۱) سورۃ الحدید:۲۲،۲۳۔

(۲) سورۃ التغابن:۱۱۔

اگر ایمان کے ثمرات میں سے صرف یہی ہوتا کہ ایمان' صاحب ایمان کو مصائب و مشکلات میں' جن سے ہر ایک دوچار ہوتا ہے' تسلی دیتا ہے تو بھی کافی تھا، جب کہ ایمان و یقین سے شرف یابی (بذات خود) مصائب میں تسلی کا عظیم ترین سبب ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''عجباً لأمر المؤمن إن أمره كله خير، وليس ذلك لأحد إلا للمؤمن: إن أصابته سراء شكر، فكان خيراً له، وإن أصابته ضراء صبر فكان خيراً له'' (۱)۔

مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے' اس کا سارا معاملہ خیر ہی خیر ہے، اور یہ شرف صرف مومن ہی کو حاصل ہے' اگر اسے کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور وہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اور وہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

صبر وشکر تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہیں، مومن اپنے تمام اوقات میں

(۱) صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، ۴/ ۲۲۹۵، حدیث نمبر: (۲۹۹۹)۔

بھلائیوں کو غنیمت جانتا ہے اور ہر حالت میں فائدہ اٹھاتا ہے، نعمت و خوشحالی کے حصول پر اسے بیک وقت دو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں: محبوب و پسندیدہ امر کے حصول کی نعمت، اور اس سے بڑھ کر اس پر شکر گزاری کی توفیق کی نعمت، اور اس طرح اس پر نعمتوں کی تکمیل ہوتی ہے، اور پریشانی سے دوچار ہونے پر اسے بیک وقت تین نعمتیں حاصل ہوتی ہیں: گناہوں کے کفارہ کی نعمت، اس سے بڑھ کر مرتبہ صبر کے حصول کی نعمت، اور اس پر پریشانی کے آسان اور سہل ہونے کی نعمت، کیونکہ جب اسے اجر وثواب کے حصول کی معرفت اور صبر کی مشق ہوگی تو اس پر مصیبت آسان اور سہل ہوجائے گی (۱)۔

(۱۶) سچا ایمان' شک وشبہہ ختم کر دیتا ہے اور ان تمام شکوک کی جڑ کاٹ دیتا ہے جو بہت سے لوگوں کو لاحق ہو کر انہیں دین کے اعتبار سے نقصان پہنچاتے ہیں، جن وانس کے شیاطین اور برائی کا حکم دینے والے نفوس کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کی بیماریوں کا سچے ایمان کے سوا کوئی

(۱) دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص: ۷۱، ۸۸۔

علاج نہیں، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا﴾(۱)۔

بیشک (سچے حقیقی) مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور پھر شک میں مبتلا نہ ہوئے۔

ان وسوسوں کا علاج (مندرجہ ذیل) چار چیزیں ہیں:

۱-ان شیطانی وسوسوں سے باز رہنا۔

۲-ان وسوسوں کے ڈالنے والے یعنی شیطان کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگنا۔

۳- ایمانی عصمت (ڈھال) سے بچاؤ کرنا، چنانچہ بندہ کہے: ''آمنت بالله''، میں اللہ پر ایمان لایا۔

۴-ان وسوسوں کے بارے میں زیادہ سوچنے سے باز رہنا(۲)۔

---

(۱) سورۃ الحجرات:۱۵۔

(۲) دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی، ص:۸۳۔

(۱۷) اللہ عز وجل پر ایمان؛ خوشی وغم، خوف وامن، اطاعت ونافرمانی اوران کے علاوہ ان سارے امور میں جو ہر شخص کو لامحالہ پیش آتے ہیں؛ مومنوں کا ماویٰ وملجا ہے، چنانچہ وہ خوشی ومسرت کے وقت ایمان ہی کی طرف رجوع کرتے (پناہ لیتے) ہیں، چنانچہ وہ اللہ کی حمد کرتے اوراس کی ثنا بیان کرتے ہیں اور نعمتوں کو اللہ کے محبوب کاموں میں استعمال کرتے ہیں، اسی طرح پریشانیوں، دشواریوں اور ہموم وغموم کے وقت مختلف انداز میں ایمان کی طرف رجوع کرتے (پناہ لیتے) ہیں، اپنے ایمان اور اس کی حلاوت ومٹھاس نیز اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب سے تسلی حاصل کرتے ہیں اور رنج وملال اور قلق واضطراب کا مقابلہ دل کے سکون اور رنج وغم کو کافور کرنے والی پاکیزہ زندگی کی طرف رجوع کر کے کرتے ہیں، اور خوف کے وقت بھی ایمان ہی کی طرف رجوع کرتے اوراس سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، اوراس سے ان کے ایمان، ثابت قدمی، قوت اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے اور لاحق ہونے والا خوف جاتا رہتا ہے، جیسا کہ اللہ عز وجل نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے

بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿**الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم إيماناً وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل، فانقلبوا بنعمة من الله وفضلٍ لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضلٍ عظيمٍ**﴾(۱)۔

وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں' تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) یہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ لوٹے' انہیں کوئی برائی نہ پہنچی' اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی' اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

(۱۸) سچا ایمان' بندے کو ہلاکت انگیز چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱) سورۃ آل عمران: ۳: ۱۷۳، ۱۷۴۔

رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

''**لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن، ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن، ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن**''(۱)۔

زناکار زناکاری کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، چور چوری کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، شرابی شراب پینے کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔

اور جس شخص سے یہ ساری چیزیں صادر ہوتی ہیں وہ اس کے ایمان کی کمزوری، نور ایمانی کے فقدان اور اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کے ختم ہو جانے کا سبب ہوتی ہیں، یہ بات معروف اور مشاہدہ میں ہے۔ صحیح سچا ایمان' اللہ سے شرم و حیا، اس کی محبت، اس کے ثواب کی قوی امید، اس کے عذاب کا

(۱) متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب النھبی بغیر اذن صاحبہ ۳/۱۴۶، حدیث نمبر: (۲۴۷۵)، صحیح مسلم (الفاظ مسلم ہی کے ہیں) کتاب الایمان، باب نقصان الایمان بالمعاصي، ۱/۷۶، حدیث نمبر: (۵۷)۔

خوف اور نور ایمانی کے حصول کی خواہش سے معمور ہوتا ہے، اور یہ ساری چیزیں صاحب ایمان کو ہر طرح کی بھلائی کا حکم دیتی ہیں اور ہر قسم کی برائی سے منع کرتی ہیں۔

(۱۹) مخلوق میں سب بہتر لوگ دو قسم کے ہیں، اور وہ اہل ایمان ہی ہیں، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب، ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو، ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر، ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة ليس لها ريح وطعمها مر''(۱)۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضیلۃ حافظ القرآن ۱/۵۴۹، حدیث نمبر: (۷۹۷)۔

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال اس نارنگی کی ہے جو خوشبودار ہوتی ہے اور اس کا مزہ بھی عمدہ ہوتا ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن اس کا مزہ شیریں ہوتا ہے، اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال اس ریحانہ (ایک قسم کا پھول) کی طرح ہے جو خوشبودار ہوتا ہے مگر اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اس اندرائن کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

چنانچہ لوگوں کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ جو بذات خود اچھے ہیں، اور ان کی اچھائی دوسروں تک پہنچتی ہے، یہ سب سے بہتر قسم کے لوگ ہیں۔

چنانچہ یہ قرآن پڑھنے والا اور دینی علوم کی معرفت حاصل کرنے والا مومن خود اپنی ذات کے لئے بھی مفید ہے اور دوسروں کے لئے بھی نفع بخش ہے، ایسا شخص بابرکت ہے جہاں کہیں بھی ہو۔

دوسری قسم: جو بذات خود اچھا اور بھلائی والا ہے، یہ وہ مومن شخص ہے جس کے پاس اتنا علم نہیں جس کا فائدہ غیروں کو بھی عام ہو۔

یہ (مذکورہ) دونوں قسموں کے لوگ مخلوق کے سب سے بہتر لوگ ہیں، اور ان میں ودیعت کردہ خیر و بھلائی مومنوں کے حالات کے اعتبار سے خود ان کے لئے محدود ہوتی ہے یا دوسروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

تیسری قسم: وہ جو خیر و بھلائی سے محروم ہے، لیکن اس کا نقصان غیروں تک نہیں پہنچتا ہے۔

چوتھی قسم: جو خود اپنی ذات کے لئے اور دوسروں کے لئے بھی نقصان دہ ہے، یہ سب سے بدترین قسم کے لوگ ہیں۔

چنانچہ ساری خیر و بھلائی کا مرجع ایمان اور اس سے متعلقہ امور ہیں، اور ساری شر و برائی کا مرجع ایمان کا فقدان اور اس کی ضد (بے ایمانی) کے وصف سے متصف ہونا ہے(۱)۔

(۲۰) ایمان زمین میں خلافت (جانشینی) عطا کرتا ہے، ارشاد ہے:

(۱) دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی، ص ۶۳ تا ۹۰۔

﴿وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الأرض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم أمناً يعبدونني لا يشركون بي شيئاً ومن كفر بعد ذلک فأولئک هم الفاسقون﴾ (۱)۔

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے، اور جو لوگ اس کے بعد کفر

(۱) سورۃ النور: ۵۵۔

کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔

(۲۱) ایمان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿وکان حقاً علینا نصر المؤمنین﴾ (۱)۔

اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا حق (لازم) ہے۔

(۲۲) ایمان بندے کو عزت (غلبہ و سربلندی) عطا کرتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون﴾ (۲)۔

عزت صرف اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ اور مومنوں ہی کے لئے لیکن یہ منافق نہیں جانتے۔

(۲۳) ایمان' اہل ایمان پر دشمنون کے غلبہ وتسلط کو روکتا ہے، اللہ

---

(۱) سورۃ الروم: ۴۷۔

(۲) سورۃ المنافقون: ۸۔

سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ولن یجعل الله للکافرین علی المؤمنین سبیلا﴾ (۱)۔

اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ (غلبہ وتسلط) نہ دے گا۔

(۲۴) مکمل امن وسکون اور ہدایت یابی:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿الذین آمنوا ولم یلبسوا إیمانهم بظلم أولئک لهم الأمن وهم مهتدون﴾ (۲)۔

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ گڈمڈ نہیں کیا' ایسے ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر گامزن ہیں۔

(۲۵) مومنوں کی کدوکاوش کی حفاظت:

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۴۱۔

(۲) سورۃ الانعام: ۸۲۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات إنا لانضيع أجر من أحسن عملاً﴾(۱)۔

بیشک جولوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا اجروثواب ضائع نہیں کرتے۔

(۲۶) مومنوں کے ایمان میں زیادتی اور اضافہ:

ارشاد باری ہے:

﴿وإذا ما أنزلت سورة فمنهم من يقول أيكم زادته هذه إيمانا، فأما الذين آمنوا فزادتهم إيماناً وهم يستبشرون﴾(۲)۔

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ اس سورت سے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوا ہے؟ تو

(۱) سورۃ الکہف:۳۰۔

(۲) سورۃ التوبہ:۱۲۴۔

جولوگ ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان میں اضافہ کیا ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔

(۲۷) مومنوں کی نجات:

اللہ عزوجل نے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱)۔

تو ہم نے ان کی پکار سن لی، اور انہیں غم سے نجات دے دی، اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔

(۲۸) اہل ایمان کے لئے اجر عظیم:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وسوف يؤتي الله المؤمنين أجراً عظيماً﴾(۲)۔

اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم سے نوازے گا۔

(۱) سورۃ الانبیاء:۸۸۔

(۲) سورۃ النساء:۱۴۶۔

(۲۹) مومنوں کے لئے اللہ کی (خاص) معیت:

یہ خاص معیت ہے، یعنی توفیق، الہام اور درست راہ پر ثابت رکھنے کی معیت، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وأن الله مع المؤمنين﴾ (۱)۔

بیشک اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔

(۳۰) اہل ایمان خوف وملال سے امن میں ہوں گے، اللہ عز وجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فمن آمن و أصلح فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون﴾ (۲)۔

تو جو ایمان لائے اور اصلاح کر لے ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

(۳۱) بڑا اجر وثواب:

---

(۱) سورۃ الأنفال:۱۹۔

(۲) سورۃ الأنعام:۴۸۔

اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات أن لهم أجراً كبيراً﴾ (۱)۔

اور نیک اعمال کرنے والوں کو اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

(۳۲) کبھی نہ ختم ہونے والا اجر وثواب:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم أجر غير ممنون﴾ (۲)۔

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

(۳۳) قرآن کریم مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے (۳) اور

---

(۱) سورۃ الاسراء:۹۔

(۲) سورۃ فصلت:۸

(۳) دیکھئے: سورۃ یونس:۵۷۔

شفاورحمت ہے(۱) نیز ذریعۂ ہدایت اور شفا ہے(۲)۔

(۳۴) اہل ایمان کے لئے اللہ کے یہاں بلند درجات، بخشش اور باعزت روزی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم﴾ (۳)۔

ان کے لئے ان کے رب کے پاس درجات، مغفرت اورعزت کی روزی ہے۔

چوتھا مطلب: ایمان کی شاخیں۔

ایمان کی بہت زیادہ شاخیں ہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان جب تنہا ذکر ہوتو پورے دین اسلام کو شامل ہوگا، نبی کریم ﷺ نے ایمان کی شاخیں اجمالی اور تفصیلی طور پر بیان فرمائی ہیں، اجمالی بیان حضرت

(۱) دیکھئے: سورۃ الاسراء:۸۲

(۲) دیکھئے: سورۃ حم السجدہ:۴۴۔

(۳) سورۃ الانفال:۴۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الإيمان بضع وسبعون شعبة، والحياء شعبة من الإيمان"۔

ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

"الإيمان بضع وسبعون، أوبضع وستون شعبة، فأفضلها قول لا إله إلا الله، وأدناها إماطة الأذى عن الطريق، والحياء شعبة من الإيمان" (۱)۔

ایمان کی ستر سے زیادہ یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں

(۱) متفق علیہ: (الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان، ۱/۱۰، حدیث نمبر: (۹) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، وافضلها و ادناها، وفضیلۃ الحیاء وکونہ من الایمان، ۱/۶۳، حدیث نمبر: (۳۵)۔

سب سے افضل ''لا الہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے کمتر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ نے ایمان کی شاخوں میں سے ستہتر (۷۷) شاخیں ذکر فرمائی ہیں (۱)، یہ شاخیں مختصراً حسب ذیل ہیں:

۱-اللہ عزوجل پر ایمان۔

۲-انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام پر ایمان۔

۳-فرشتوں پر ایمان۔

۴-قرآن کریم اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان۔

۵-تقدیر پر ایمان کہ بھلی بری تقدیر اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

۶-یوم آخرت پر ایمان۔

۷-مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان۔

(۱) (امام بیہقی رحمہ اللہ نے) انہیں سات جلدوں میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے روایت کردہ احادیث سے ان کی بڑی عمدہ شرح فرمائی ہے۔

۸-لوگوں کے اپنی قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد موقف میں اکٹھا کئے جانے پر ایمان۔

۹-اس بات پر ایمان کہ مومنوں کا ٹھکانہ جنت اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۰-اللہ عزوجل کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان۔

۱۱-اللہ عزوجل سے خوف کھانے کے وجوب پر ایمان (۱)۔

۱۲-اللہ عزوجل سے امید رکھنے کے وجوب پر ایمان۔

۱۳-اللہ عزوجل پر اعتماد وتوکل کرنے کے وجوب پر ایمان۔

۱۴-نبی کریم ﷺ سے محبت کے واجب ہونے پر ایمان۔

۱۵-غلو کئے بغیر نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور احترام کے واجب ہونے پر ایمان۔

۱۶-آدمی کا اپنے دین سے اس قدر محبت کرنا کہ جہنم میں ڈالا جانا اس کے نزدیک کفر کرنے سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہو۔

(۱) یہ شاخیں شعب الایمان بیہقی کی پہلی جلد میں ہیں، ۱/۱۰۳ تا ۴۶۳۔

۱۷-طلب علم: یعنی دلائل کی روشنی میں اللہ عزوجل' اس کے دین اور اس کے نبی ﷺ کی معرفت کا حصول۔

۱۸-علم کی نشر واشاعت اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا۔

۱۹-قرآن کریم سیکھ کر، دوسروں کو سکھا کر، اس کے حدود واحکام کی حفاظت کر کے، اس کے حلام وحرام کی معرفت حاصل کر کے، اس کے متبعین کی عزت وتکریم کر کے نیز اس کو حفظ کر کے اس کی تعظیم کرنا (۱)۔

۲۰-طہارت وپاکی اور وضو کی پابندی کرنا۔

۲۱-پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کرنا۔

۲۲-زکاۃ ادا کرنا۔

۲۳-فرض اور نفل روزے رکھنا۔

۲۴-اعتکاف کرنا۔

۲۵-خانۂ کعبہ کا حج کرنا (۲)۔

۲۶-اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

---

(۱) یہ شاخیں (۱۱ تا ۱۹) شعب الایمان بیہقی کی دوسری جلد میں ہیں، ۲/۳ تا ۵۴۸۔

(۲) یہ شاخیں (۲۰ تا ۲۵) شعب الایمان بیہقی کی تیسری جلد میں ہیں، ۳/۳ تا ۴۹۴۔

۲۷-اللہ عزوجل کی راہ میں مرابطہ (ساز وسامان اور ہتھیار لے کر اسلامی حدود کی نگرانی کرنا)۔

۲۸-دشمن کے سامنے ثابت قدم رہنا اور میدان جنگ سے نہ بھاگنا۔

۲۹-مال غنیمت حاصل کرنے والوں کو اپنے امام یا اس کے نائب کو مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔

۳۰-اللہ عزوجل سے تقرب کی خاطر غلام آزاد کرنا۔

۳۱-جنایات (جرائم) پر واجب ہونے والے کفاروں کی ادائیگی جو کتاب وسنت میں چار ہیں: قتل کا کفارہ، ظہار کا کفارہ، قسم کا کفارہ اور ماہ رمضان (کے دن) میں بیوی سے ہمبستری کرنے کا کفارہ۔

۳۲-معاملات (عہد وپیمان) کو پورا کرنا۔

۳۳-اللہ عزوجل کی نعمتوں کا شمار اور اس پر واجب شکر گزاری۔

۳۴-غیر ضروری (لایعنی) چیزوں سے زبان کی حفاظت کرنا۔

۳۵-امانتوں کی حفاظت اور انہیں ان کے مستحقین کو ادا کرنا۔

۳۶-کسی جان کے قتل اور اس پر ظلم کرنے کو حرام جاننا۔

۳۷-شرمگاہوں کی حفاظت اور ان میں لازم عفت وعصمت اختیار کرنا۔

۳۸-حرام اموال سے ہاتھ روک لینا، اور اس میں چوری' رہزنی' رشوت خوری اور شرعاً ناجائز مال کھانے کی حرمت وغیرہ شامل ہے(۱)۔

۳۹-کھانے پینے میں احتیاط کا وجوب، اور کھانے پینے کی ناجائز اشیاء سے اجتناب۔

۴۰-حرام اور مکروہ لباس' وضع قطع اور حرام کردہ برتنوں سے اجتناب کرنا۔

۴۱-شریعت اسلامیہ کے مخالف کھیل کود اور تفریحی اشیاء کو حرام جاننا۔

۴۲-خرچ میں میانہ روی اپنانا اور باطل طریقہ سے مال کھانے کو حرام جاننا۔

۴۳-بغض وحسد سے اجتناب۔

(۱) یہ شاخیں (۲۶ تا ۳۸) شعب الایمان بیہقی کی چوتھی جلد میں ہیں، ۴/۳ تا ۳۹۸۔

۴۴-لوگوں کی عزت وناموس کی حرمت اور ان میں نہ پڑنے کا وجوب۔

۴۵-اللہ عزوجل کے لئے اخلاص عمل' اور ریاکاری سے اجتناب۔

۴۶-نیکی پر مسرت وشادمانی اور گناہ پر رنج وغم (کا احساس)۔

۴۷-توبۂ نصوح (خالص توبہ) سے ہر گناہ کا علاج کرنا۔

۴۸-تقرب الٰہی کے اعمال، اجمالی طور پر یہ ہدی' قربانی اور عقیقہ ہیں(۱)۔

۴۹-اولوالامر (ائمہ' امراء اور حکام) کی اطاعت۔

۵۰-'جماعت' کے عقیدہ ومنہج کی پابندی۔

۵۱-لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا۔

۵۲-بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

۵۳-نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون۔

۵۴-شرم وحیا۔

۵۵-والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

(۱) یہ شاخیں (۳۹ تا ۴۸) شعب الایمان بیہقی کی پانچویں جلد میں ہیں، ۵/۳ تا ۴۸۵۔

۵۶-صلہ رحمی (رشتہ جوڑنا)۔

۵۷-حسن اخلاق۔

۵۸-غلاموں کے ساتھ حسن سلوک۔

۵۹-غلاموں پر ان کے آقاؤں (مالکان) کے حقوق۔

۶۰-اہل وعیال اور بچوں کے حقوق کی ادائیگی۔

۶۱-دین داروں سے قربت، ان سے محبت اور ان سے سلام ومصافحہ کرنا۔

۶۲-سلام کا جواب دینا۔

۶۳-بیمار کی عیادت کرنا (۱)۔

۶۴-اہل قبلہ میں سے مرنے والوں پر نماز جنازہ کی ادائیگی۔

۶۵-چھینکنے والے کو جواب دینا (یعنی اس کے ''الحمدللہ'' کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا)۔

۶۶-کفار اور فسادیوں سے دوری اختیار کرنا اور ان کے ساتھ سختی کا

---

(۱) یہ شاخیں (۴۹ تا ۶۳) شعب الایمان بیہقی کی چھٹی جلد میں ہیں، ۶/۳ تا ۵۴۷۔

معاملہ کرنا۔

۶۷-پڑوسی کی عزت کرنا۔

۶۸-مہمان کی عزت وتکریم۔

۶۹-گنہگاروں کی پردہ پوشی کرنا۔

۷۰-مصائب پر صبر اور جن لذتوں اور خواہشات کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے ان سے رک جانا۔

۷۱-دنیا سے بے رغبتی اور قلت آرزو۔

۷۲-غیرت کا مظاہرہ اور بے جا نرمی سے پرہیز۔

۷۳-غلو سے اجتناب۔

۷۴-سخاوت وفیاضی۔

۷۵-چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام۔

۷۶-باہمی اختلافات کی اصلاح۔

۷۷-آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے، اور اس کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جسے خود اپنے

لئے ناپسند کرتا ہے، اس میں راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی شامل ہے جس کی طرف (ایمان کی شاخوں والی) حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے(۱)۔

پانچواں مطلب: مومنوں کے اوصاف۔

مومنوں کے کچھ کریمانہ اوصاف اور عظیم اعمال ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے اور ان کی مدح وستائش فرمائی ہے، ان میں سے بطور حصر نہیں بلکہ بطور مثال چند اوصاف حسب ذیل ہیں:

اول: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وأطيعوا الله ورسوله إن كنتم مؤمنين، إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيماناً وعلى ربهم يتوكلون، الذين يقيمون الصلاة ومما رزقناهم ينفقون﴾(۲)۔

(۱) یہ شاخیں (۶۴ تا ۷۷) شعب الایمان بیہقی کی ساتویں جلد میں ہیں، ۷/۳ تا ۵۴۰۔

(۲) سورۃ الانفال: ۱ تا ۳۔

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔ وہ جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو روزی انہیں عطا کی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ان آیات میں مومنوں کے کچھ عظیم اوصاف ظاہر ہوئے جو یہ ہیں:

۱- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔

۲- اللہ عزوجل کا خوف وخشیت اور اس کا ڈر۔

۳- قرآن کریم کی سماعت کے وقت اس میں غور وتدبر کرنے کے سبب ان کے ایمان میں اضافہ۔

۴- اسباب ووسائل اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد۔

۵- نماز کے ظاہری و باطنی اعمال کے ساتھ فرض اور نفل نمازیں ادا کرنا۔

۶-واجب انفاق (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) جیسے، زکاۃ اور کفارے، اور جن لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے ان پر خرچ کرنا، نیز خیر کی راہوں میں صدقہ وخیرات کرنا۔

دوم: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿والمؤمنون والمؤمنات بعضهم أولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويطيعون الله ورسوله أولئک سيرحمهم الله إن الله عزيز حكيم﴾(۱)۔

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست (معاون ومددگار) ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک

(۱) سورۃ التوبہ:۷۱۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مومنوں کے درج ذیل عظیم اوصاف ہیں:

۱-مومنوں سے محبت ودوستی اور ان کی مدد۔

۲-معروف (بھلائی) کا حکم دینا۔

معروف کا لفظ ان تمام اچھے عقائد، صالح اعمال اور فاضل اخلاق واقدار کو شامل ہے جن کی اچھائی شریعت میں معروف ہو۔

۳-منکر (برائی) سے روکنا۔

منکر: ان تمام باطل عقائد، گندے اعمال اور برے اخلاق کا نام ہے جو معروف کے خلاف اور اس کے منافی ہوں۔

۴- نماز کے ظاہری و باطنی اعمال کے ساتھ فرض اور نفل نمازیں ادا کرنا۔

۵-آٹھ قسم کے مستحقین زکاۃ کو زکاۃ ادا کرنا۔

۶-اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور ہر حال میں اسے لازم پکڑنا۔

سوم: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعداً عليه حقاً في التوراة والإنجيل والقرآن ومن أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم، التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين﴾(۱)۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس چیز کے بدلہ خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ

(۱) سورۃ التوبہ: ۱۱۱،۱۱۲۔

سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہے، لہٰذا تم اپنے طے کردہ سودے پر خوش ہو جاؤ اور یہ عظیم کامیابی ہے۔ وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، بری باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

ان دونوں آیتوں میں مومنوں کے درج ذیل عظیم اوصاف ظاہر ہوتے ہیں:

۱- اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اس میں محنت وطاقت صرف کرنا۔

۲- تمام گناہوں سے توبہ کرنا اور ہر حال میں توبہ کا دامن تھامے رہنا۔

۳- تمام واجب ومستحب اعمال انجام دے کر اور ہر وقت تمام حرام و مکروہ اعمال سے دور رہ کر اللہ عزوجل کی عبودیت وبندگی بجالانا، کہ اس سے بندہ عابدوں کی صف میں جا پہنچتا ہے۔

۴-آسانی ہو یا پریشانی ہر حالت میں اللہ کی حمد اور اس کی ظاہری وباطنی نعمتوں کا اعتراف کر کے اس کی مدح وثنا کرنا۔

۵-طلب علم، حج، عمرہ، جہاد، قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کے لئے سفر کرنا اور اسی طرح کے دیگر کام جیسے مشروع نفلی روزے رکھنا۔

۶-رکوع وسجود والی نمازیں کثرت سے پڑھنا۔

۷-بھلائی کا حکم دینا، اس میں تمام واجب ومستحب اعمال شامل ہیں۔

۸-برائی سے منع کرنا، اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منع کردہ تمام امور داخل ہیں۔

۹-اللہ کی جانب سے اللہ کے رسول ﷺ پر نازل کردہ حدود' نیز کونسی چیزیں اوامر' نواہی اور احکام میں داخل ہیں اور کونسی نہیں داخل ہیں' ان کا علم حاصل کرنا، اہل ایمان ان پر عمل کرنے اور ان سے باز رہنے کے اعتبار سے اس کا التزام کرنے والے ہیں۔

چہارم: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿قد أفلح المؤمنون، الذين هم في صلاتهم خاشعون،

والذين هم عن اللغو معرضون، والذين هم للزكاة فاعلون، والذين هم لفروجهم حافظون، إلا على أزواجهم أو ماملكت أيمانهم فإنهم غير ملومين، فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العادون، والذين هم لأماناتهم وعهدهم راعون، والذين هم على صلواتهم يحافظون، أولئك هم الوارثون، الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون﴾(۱)۔

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ اور جو بیہودہ چیزوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور جو زکاۃ ادا کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہ یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا اور کچھ چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کا

---

(۱) سورۃ المؤمنون: ۱تا۱۱۔

خیال کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

ان آیتوں میں مومنوں کے حسب ذیل اوصاف ہیں:

۱-نماز میں خشوع وخضوع اور اللہ عزوجل کے سامنے دل کے ساتھ حاضری۔

۲-لایعنی اور فضول چیزوں سے اجتناب، کیونکہ ان سے اعراض کرنے والا حرام چیزوں سے بدرجۂ اولیٰ اجتناب کرے گا۔

۳-مالوں کی زکاۃ کی ادائیگی، اور برے اخلاق سے اجتناب کرکے نفس کو اخلاقی گندگیوں سے صاف ستھرا کرنا۔

۴-شرمگاہوں کو زناکاری سے محفوظ رکھنا نیز زناکاری کے اسباب جیسے نظر (دیکھنا)' تنہائی اور چھونے وغیرہ سے اجتناب کرنا۔

۵-امانتوں کی حفاظت کرنا' خواہ وہ اللہ کے حقوق سے متعلق ہوں یا بندوں کے حقوق سے، آیت کریمہ دونوں کو عام ہے۔

۶-بندے اور اللہ کے درمیان نیز بندے اور انسانوں کے درمیان کئے گئے وعدوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرنا۔

۷-تمام ارکان' شروط اور واجبات ومستحبات کے ساتھ نماز کی پابندی کرنا۔

اللہ کی کتاب قرآن کریم میں ان کے علاوہ مومنوں کے اور بھی اوصاف موجود ہیں۔

میں اللہ عزوجل سے دعاگو ہوں کہ وہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ان اوصاف کریمانہ سے متصف ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا مبحث: نفاق کی تاریکیاں

پہلا مطلب: نفاق کا مفہوم:

اول: نفاق کا لغوی وشرعی مفہوم:

نفاق کا لغوی مفہوم: ''نفق'' زمین کے سرنگ کو کہتے ہیں جس میں دوسری جگہ سے شگاف ہو، ''تہذیب اللغۃ'' میں ہے کہ جس میں دوسری جگہ سے نکلنے کا راستہ ہو۔

اور ''نفقۃ'' اور ''نافقاء'' گوہ اور جنگلی چوہے کے بل کو کہتے ہیں، اور کہا گیا ہے کہ ''نفقۃ'' اور ''نافقاء'' جنگلی چوہے کے بل میں ایک جگہ ہوتی ہے جسے وہ نرم کرتا ہے، چنانچہ جب بل کے ایک سوراخ سے کوئی اس کی

جانب آتا ہے تو وہ بل کی دوسری جانب نرم حصہ کو اپنے سر سے مار کر باہر نکل جاتا ہے، اور ''نفق الیربوع' (نفق زبر کے ساتھ) وانتفق ونفق'' کا معنیٰ ہے کہ جنگلی چوہا اپنی جگہ سے نکل گیا، اور ''نفّق الیربوع تنفیقاً ونافق'' کے معنیٰ اپنے نافقاء (سوراخ) میں داخل ہونے کے ہیں۔

دین اسلام میں منافقت کرنے والے کے معنیٰ میں **مستعمل** لفظ **''منافق''** اسی سے مشتق ہے، اور ''نفاق'' (نٓ کے کسرہ کے ساتھ) منافق کے عمل کو کہتے ہیں۔ نفاق کے معنیٰ ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونے اور دوسری طرف سے اس سے نکل جانے کے ہیں(۱)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لتتبعن سنن الذين من قبلكم، شبراً بشبرٍ، وذراعاً بذراعٍ، حتى لو دخلوا في جحر ضبٍ لاتبعتموهم''

(۱) النفاق وآثاره ومفاهيمه، تالیف الشیخ عبدالرحمٰن الدوسری ص: ۱۰۵، ۱۰۶۔

قلنا: يارسول الله، اليهود والنصارى؟ قال: "فمن"؟(۱)۔

تم لوگ ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی راہوں کی پیروی کروگے، بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو ان کی پیروی میں تم اس میں بھی داخل ہوگے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہود ونصاریٰ کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اور کس کی؟''۔

نفاق کا شرعی مفہوم:

جیسا کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ''نفاق کے معنیٰ خیر ظاہر کرنے اور شر چھپانے کے ہیں، اور اس کی کئی قسمیں ہیں:

(۱) نفاق اعتقادی: اس کا مرتکب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیھود والنصاریٰ، ۲۰۵۴/۴، حدیث نمبر: (۲۶۶۹)۔

(۲) نفاق عملی: یہ بڑے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

ابن جریج فرماتے ہیں: ''منافق کے گفتار وکردار، ظاہر وباطن، مدخل ومخرج اور حاضر وغائب میں تضاد ہوا کرتا ہے''(۱)۔

نفاق کی دو قسمیں ہیں:

۱- نفاق اکبر: جو منافق کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔

۲- نفاق اصغر: جو اسے ملت سے خارج نہیں کرتا (۲)۔

دوم: زندیق کا مفہوم:

''زندیق'' (زاء کے کسرہ کے ساتھ) فرقۂ ثنویہ کے فرد، یا نور وظلمت کے قائل، یا ربوبیت اور یوم آخرت کے منکر، یا کفر چھپانے اور ایمان ظاہر کرنے والے کو کہتے ہیں (۳)۔

(۱) تفسیر ابن کثیر ۴۸/۱، آیت کریمہ: ﴿ **ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين** ﴾ [سورۃ البقرہ: ۸] کی تفسیر میں، نیز دیکھئے: تفسیر ابن جریر طبری ۲۶۸/۱ تا ۲۷۲۔

(۲) دیکھئے: قضیۃ التکفیر (بقلم مؤلف) ص ۱۳۲ تا ۱۳۴۔

(۳) القاموس المحیط، فصل زاء، باب قاف، ص ۱۱۵۱۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''فقہاء کی اصطلاح میں زندیق نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے منافق کو کہتے ہیں، وہ اس طرح کہ اسلام ظاہر کرے اور اسلام کے علاوہ کچھ (اور) چھپائے رکھے، چاہے کوئی دین چھپائے جیسے یہود و نصاریٰ وغیرہم کا دین، یا وہ منافق معطل (صفات الٰہی کا منکر) اور خالق کائنات' آخرت اور اعمال صالحہ کا منکر ہو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ: زندیق صانع (خالق) اور صفات الٰہی کے منکر (معطل) کو کہتے ہیں، یہ نام (تعریف) بہت سے اہل کلام' عوام اور لوگوں کی باتیں نقل کرنے والوں کی اصطلاح میں ہے، لیکن وہ زندیق جس کے حکم کے سلسلہ میں فقہاء گفتگو کرتے ہیں وہ اول الذکر تعریف ہے، کیونکہ ان کا مقصود کافر و غیر کافر' مرتد و غیر مرتد اور اس کے ظاہر کرنے یا چھپانے والے کے درمیان فرق کرنا ہوتا ہے، اور اس حکم میں کفار و مرتدین کی تمام قسمیں' خواہ کفر و ارتداد میں ان کے درجات مختلف ہی کیوں نہ ہوں' شامل ہیں، کیونکہ اللہ عز وجل نے جس طرح زیادتیٔ ایمان کی خبر دی ہے اسی طرح زیادتیٔ کفر کی بھی خبر دی ہے، اللہ

سبحانہ وتعالیٰ ارشاد ہے:

﴿إنما النسيء زيادة في الكفر﴾(۱)۔

مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی ہے۔

اسی طرح نماز یا اس کے علاوہ دیگر ارکان کا تارک' یا کبیرہ گناہوں کے مرتکبین (بھی) اسی حکم میں شامل ہیں، جیسا کہ اللہ عز وجل نے آخرت میں بعض کافروں کے بمقابل بعض کو زیادہ عذاب دینے کی خبر دی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله زدناهم عذاباً فوق العذاب﴾(۲)۔

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔

یہ اس باب میں ایک بڑا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے جس کی معرفت

---

(۱) سورۃ التوبہ:۳۷۔

(۲) سورۃ النحل:۸۸۔

''ایمان وکفر کے مسائل'' میں گفتگو کرنے والے بہت سے لوگوں نے اس باب کو مدنظر نہیں رکھا اور نہ ہی ظاہری و باطنی حکم کے درمیان تمیز کی جب کہ ظاہری و باطنی حکم کے درمیان فرق متواتر نصوص اور معروف اجماع کے ذریعہ ثابت ہے، (یہی نہیں) بلکہ یہ چیز دین اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے، جو شخص اس میں غور کرے گا اسے اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اہل اہواء و بدعات میں بہت سارے لوگ کبھی مومن خطا کار اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں سے جاہل و بے علم ہوتے ہیں، اور کبھی (واقعی) باطن کے خلاف ظاہر کرنے والے منافق اور زندیق ہوتے ہیں(۱)۔

دوسرا مطلب: نفاق کی قسمیں۔

نفاق کی دو قسمیں ہیں: ایک نفاق اکبر اور دوسرا (اصل) نفاق سے کم تر نفاق، یا وہ نفاق جو ملت سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا وہ جو ملت سے

(۱) فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ۷/۴۷۱۔

خارج نہیں کرتا(۱)۔

اول: نفاق اکبر (بڑا نفاق):

وہ یہ ہے کہ انسان اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی نازل کردہ کتابوں، اس کے رسولوں، اور یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان ظاہر کرے لیکن ان تمام یا ان میں سے بعض عقائد کی مخالفت دل میں چھپائے رکھے۔

یہی وہ نفاق ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پایا جاتا تھا، انہی منافقین کی مذمت اور تکفیر کے سلسلہ میں قرآن نازل ہوا اور اس بات کی خبر دی کہ یہ (منافقین) جہنم کی سب سے آخری (نچلی) تہ میں ہوں گے(۲)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نفاق اکبر کی بعض صورتیں ذکر کی ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: ''ایک نفاق نفاق اکبر ہے جس کا مرتکب جہنم کی

(۱) دیکھئے: مدارج السالکین لابن القیم ۱/ ۳۴۷ تا ۳۵۹۔

(۲) جامع العلوم والحکم للامام ابن رجب رحمہ اللہ ۲/ ۴۸۰، نیز دیکھئے: صفات المنافقین لابن القیم ص: ۴۔

سب سے نچلی تہ میں ہوگا، جیسے عبداللہ بن ابی وغیرہ کا نفاق، اور وہ نفاق یہ ہے کہ کھلے طور پر رسول اللہ ﷺ کو جھٹلائے' یا آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعض حصہ کا انکار کرے' یا آپ سے بغض رکھے' یا آپ کی اطاعت کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھے' یا آپ کے دین کی پستی سے خوش ہو' یا آپ کے دین کا غلبہ اسے نہ بھائے اور اسی طرح کے دیگر امور جن کا مرتکب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہی قرار پاتا ہے۔

یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھی اور آپ کے بعد بھی باقی رہی، بلکہ آپ ﷺ کے بعد یہ چیز آپ کے عہد مسعود کی بہ نسبت کہیں زیادہ پائی گئی (۱)۔

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''....رہا نفاق اعتقادی تو اس کی چھ قسمیں ہیں: رسول اللہ ﷺ کی تکذیب، یا رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں کی تکذیب، یا رسول اللہ ﷺ سے بغض ونفرت، یا رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین سے نفرت، یا رسول اللہ ﷺ کے

(۱) مجموع فتاوی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ۲۸/۴۳۴۔

دین کی پستی سے خوشی، یا رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ سے کراہت محسوس کرنا، چنانچہ ان چھ قسموں (میں سے کسی ایک) کا مرتکب جہنم کی سب سے نچلی تہ والوں میں سے ہوگا (۱)۔

ان دونوں اماموں (ابن تیمیہ ومحمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ) کی ذکر کردہ تفصیلات سے نفاق اکبر کی درج ذیل قسمیں یا نشانیاں معلوم ہوئیں:

۱- رسول اللہ ﷺ کی تکذیب۔

۲- رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں کی تکذیب۔

۳- رسول اللہ ﷺ سے بغض ونفرت۔

۴- رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں سے نفرت۔

۵- رسول اللہ ﷺ کے دین کی پستی سے خوشی۔

۶- رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ سے کراہت وناپسندیدگی۔

۷- رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھنا۔

(۱) مجموعۃ التوحید از امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب، ص: ۷۔

۸- رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھنا۔

ان کے علاوہ وہ سارے اعمال جن کے ملت اسلام سے خارج کرنے والے نفاق اکبر ہونے پر کتاب وسنت دلالت کرتے ہیں (۱)۔

دوم: نفاق اصغر (چھوٹا نفاق):

یہ عملی نفاق ہے، وہ اس طرح سے کہ کوئی انسان علانیہ (سامنے) نیکی ظاہر کرے اور اس کے خلاف پوشیدہ رکھے، اس نفاق کی اصل حضرات عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کی طرف لوٹتی ہے، اس نفاق کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) آدمی کسی سے کوئی بات کہے جس کی وہ تصدیق کرلے، جب کہ وہ اس سے جھوٹ کہہ رہا ہو۔

(۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

---

(۱) دیکھئے: نواقض الاسلام الاعتقادیۃ وضوابط التکفیر عند السلف، از ڈاکٹر محمد بن عبد اللہ الوہیبی ۱۶۰/۲۔

الف- یہ کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو، یہ وعدہ خلافی کی بدترین قسم ہے، اور اگر یہ کہے کہ میں ان شاءاللہ ایسا کروں گا جب کہ اس کی نیت نہ کرنے کی ہو، تو امام اوزاعی کے قول کے مطابق (بیک وقت) جھوٹ اور وعدہ خلافی دونوں ہوگی۔

ب- یہ کہ وعدہ کرے اور اس کی نیت (ابتداءً) وعدہ پورا کرنے کی ہو، پھر کسی وجہ سے بلا کسی عذر کے وعدہ خلافی کر جائے۔

(۳) جب جھگڑا تکرار کرے تو بیہودہ گوئی سے کام لے، یعنی قصداً حق سے نکل جائے یہاں تک کہ حق باطل اور باطل حق ہو جائے، یہ دروغ گوئی پر آمادہ کرنے والی شئے ہے۔

(۴) جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور عہد پورا نہ کرے، خواہ مسلمانوں سے ہو یا غیر مسلموں سے، دھوکہ ہر عہد و پیمان میں حرام ہے، اگر چہ معاہد (جس فریق کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے) کافر ہی کیوں نہ ہو۔

(۵) امانت میں خیانت، چنانچہ جب مسلمان کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھی جائے تو اس پر اس کی ادائیگی واجب ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نفاق اصغر مکمل طور پر ظاہر و باطن، دل وزبان اور دخول وخروج کے اختلاف پر مبنی ہے، اسی لئے سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے: ''نفاق کا خشوع یہ ہے کہ تم دیکھو کہ جسم سے تو خشوع کا اظہار ہورہا ہے لیکن دل خشوع سے خالی ہے''(۱)۔

یہ نفاق دین اسلام سے خارج نہیں کرتا، بلکہ یہ (اصل) نفاق سے کمتر نفاق ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''أربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا حدث كذب، وإذا عاهد غدر، وإذا وعد أخلف، وإذا خاصم فجر''(۲)۔

---

(۱) دیکھئے: جامع العلوم والحکم لابن رجب ۲/۴۸۰-۴۹۵، انھوں نے موضوع کی کما حقہ وضاحت کی ہے اور بہت سارے فوائد ذکر کئے ہیں، لہٰذا رجوع کریں، نیز دیکھئے: مجموعۃ التوحید، ص ۷۔

(۲) متفق علیہ: بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق ۱/۱۷، حدیث نمبر: (۳۴) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق ۱/۷۸، حدیث نمبر: (۵۸)۔

چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خالص (پکا) منافق ہوگا، اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بیہودہ گوئی کرے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، و إذا ائتمن خان''(۱)۔

منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس

---

(۱) متفق علیہ: بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق ۱/۱۶، حدیث نمبر: (۳۳) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق ۱/۷۸، حدیث نمبر: (۵۹)۔

امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

سوم: نفاق اکبر اور نفاق اصغر کے درمیان فرق:

(۱) نفاق اکبر ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے جب کہ نفاق اصغر ملت سے خارج نہیں کرتا (۱)۔

(۲) نفاق اکبر سارے اعمال کو اکارت کر دیتا ہے۔

(۳) نفاق اکبر عقیدہ میں ظاہر و باطن کے تضاد کا نام ہے اور نفاق اصغر عقیدہ کے علاوہ صرف اعمال میں ظاہر و باطن کے تضاد کا نام ہے (۲)۔

(۴) نفاق اکبر کا مرتکب اگر اسی حالت میں مر جائے تو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔

(۵) نفاق اکبر کا صدور کسی مومن سے نہیں ہو سکتا، رہا نفاق اصغر تو وہ بسا اوقات مومن سے بھی صادر ہو سکتا ہے۔

(۶) نفاق اکبر کا مرتکب عام طور پر توبہ نہیں کرتا (۳)۔

(۱) دیکھئے: کتاب التوحید، از ڈاکٹر صالح فوزان، ص ۱۸۔

(۲) دیکھئے: حوالہ سابق، ص ۱۸۔

(۳) دیکھئے: حوالہ سابق، ص ۱۸۔

اور اگر توبہ کر بھی لے تو حاکم وقت کے پاس اس کی ظاہری توبہ (کی قبولیت) کے سلسلہ میں اختلاف ہے، کیونکہ اس توبہ کی حقیقت غیر معلوم ہے، اس لئے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسلام ظاہر کرتے ہیں (۱)۔

تیسرا مطلب: منافقین کے اوصاف۔

منافقین کے اوصاف بہت زیادہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں اور نبی کریم ﷺ نے (اپنی احادیث میں) بیان فرمایا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منافقین کے اوصاف ذکر کر دینے میں بڑے عظیم فوائد مضمر ہیں، چند فوائد درج ذیل ہیں:

۱- مومنوں پر اللہ عزوجل کی نعمت کہ اللہ نے انہیں منافقین کے احوال واوصاف سے آگاہ فرمایا تاکہ وہ ان سے دور رہیں۔

۲- مومنوں کو منافقوں کی ڈگر پر چلنے پر دھمکی اور ان کے اوصاف اپنانے پر زجر و توبیخ۔

(۱) دیکھئے: فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ۲۸/۳۳۴۔

۳-مومنوں کو اللہ کے ساتھ سچائی کی ترغیب، ان کے باطن کی صفائی، اوران کے چہروں کو اللہ کی طرف پھیرنا۔

منافقین کے اوصاف بہت زیادہ ہیں، چند اوصاف بطور مثال حسب ذیل ہیں:

اول: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وماهم بمؤمنين، يخادعون الله والذين آمنوا وما يخدعون إلا أنفسهم وما يشعرون، في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضاً ولهم عذاب أليم بما كانوا يكذبون، وإذا قيل لهم لا تفسدوا في الأرض قالوا إنما نحن مصلحون، ألا إنهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون، وإذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا أنؤمن كما آمن السفهاء ألا إنهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون، وإذا لقوا الذين آمنوا قالوا آمنا وإذا خلوا إلى

شياطينهم قالوا إنا معكم إنما نحن مستهزء ون، الله يستهز ئ بهم ويمدهم في طغيانهم يعمهون، أولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين، مثلهم كمثل الذي استوقد ناراً فلما أضاء ت ما حوله ذهب الله بنورهم وتركهم في ظلمات لا يبصرون، صم بكم عمي فهم لا يرجعون، أو كصيب من السماء فيه ظلمات ورعد وبرق يجعلون أصابعهم في آذانهم من الصواعق حذر الموت والله محيط بالكافرين، يكاد البرق يخطف أبصارهم كلما أضاء لهم مشوا فيه وإذا أظلم عليهم قاموا ولو شاء الله لذهب بسمعهم وأبصارهم إن الله على كل شيء قدير﴾(۱)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان

(۱) سورۃ البقرۃ:۸تا۲۰۔

رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ
کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو
دھوکہ دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے
اللہ نے ان کی بیماری میں مزید اضافہ کر دیا، اور ان کے جھوٹ کی
وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا
جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف
اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے
والے ہیں لیکن شعور (سمجھ) نہیں رکھتے۔ اور جب ان سے کہا
جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابۂ کرام) کی طرح تم بھی ایمان
لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بے وقوف
ایمان لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں
جانتے۔ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم
بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے (شیاطین) بڑوں کے پاس
جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو ان سے

صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور
انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ
ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خرید لیا، پس نہ تو
ان کی تجارت نے انہیں فائدہ پہنچایا اور نہ ہی یہ ہدایت والے
ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پس
جب آس پاس کی چیزیں روشن ہوگئیں تو اللہ نے ان کے نور کو ختم
کر دیا اور انھیں اندھیروں میں چھوڑ دیا جو نہیں دیکھتے۔ (یہ)
بہرے، گونگے، اندھے ہیں، پس وہ نہیں لوٹتے۔ یا آسمانی بارش
کی طرح جس میں تاریکیاں اور گرج اور بجلی ہو، یہ موت سے ڈر
کر کڑاکے کی وجہ سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے
ہیں، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے۔ قریب ہے کہ بجلی
ان کی آنکھیں اچک لے جائے، جب ان کے لئے روشنی کرتی ہے
تو اس میں چلتے پھرتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا کرتی ہے تو
کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اگر اللہ چاہے تو ان کے کانوں اور

آنکھوں کو بیکار کر دے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ان آیات میں منافقین کی درج ذیل بری خصلتیں ظاہر ہوئیں:

۱- وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

۲- وہ اللہ تعالیٰ کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

۳- ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

۴- جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

۵- جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابۂ کرام) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف ایمان لائے ہیں۔

۶- جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو

تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔

۷- یہ لوگ گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خریدتے ہیں، پس نہ تو ان کی تجارت نے انہیں فائدہ پہنچایا اور نہ ہی یہ ہدایت والے ہوئے۔

دوم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ومن الناس من يعجبك قوله في الحياة الدنيا ويشهد الله على ما في قلبه وهو ألد الخصام، وإذا تولى سعى في الأرض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل والله لا يحب الفساد، وإذا قيل له اتق الله أخذته العزة بالإثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد﴾(۱)۔

بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے، حالانکہ وہ زبردست جھگڑالو ہے۔ جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ

---

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۰۴ تا ۲۰۶۔

تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ 'اللہ سے ڈر' تو تکبر اور غرور اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بدترین جگہ ہے۔

ان آیات میں منافقین کے درج ذیل اوصاف ظاہر ہوئے:

۱- (اچھی اچھی) چکنی چپڑی بات جس کا دل میں اثر ہو۔

۲- اس بات پر اللہ تعالیٰ کو بحیثیت گواہ اور مؤید کے ثالث مقرر کرنا، یہ اللہ عزوجل کے حق میں سب سے بڑا جرم ہے۔

۳- جھگڑے میں مہارت اور اپنے سامنے آنے والے ہر معارضہ کو ختم کرنے کے لئے اپنی بات منوانے کی قوت۔

۴- منافق جب لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہوتا ہے تو گناہوں کے کام یعنی زمین میں فتنہ وفساد کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

۵- جب اسے اللہ کے تقویٰ کا حکم دیا جاتا ہے تو تکبر سے کام لیتا ہے اور غرور اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، اس طرح وہ بیک وقت جرائم اور تکبر دونوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

سوم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿بشر المنافقين بأن لهم عذاباً أليماً، الذين يتخذون الكافرين أولياء من دون المؤمنين أيبتغون عندهم العزة فإن العزة لله جميعاً﴾ (۱)۔

منافقوں کو اس بات کی خبر دے دیجئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب یقینی ہے۔ جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کئے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

ان دونوں آیات میں منافقوں کی درج ذیل صفات ہیں:

۱- منافقین کافروں سے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔

۲- وہ کافروں سے عزت اور نصرت طلب کرتے ہیں۔

(۱) سورۃ النساء: ۱۳۸، ۱۳۹۔

چہارم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم وإذا قاموا إلى الصلاة قاموا كسالى يراء ون الناس ولا يذكرون الله إلا قليلاً، مذبذبين بين ذلک لا إلى هؤلاء ولا إلى هؤلاء ومن يضلل الله فلن تجد له سبيلا﴾(۱)۔

بیشک منافقین اللہ تعالیٰ سے چالبازیاں کررہے ہیں اور وہ انہیں چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے، اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں، اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں۔ وہ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ پورے ان کی طرف نہ صحیح طور پر ان کی طرف، اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں دال دے آپ اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔

(۱) سورۃ النساء: ۱۴۲ تا ۱۴۳۔

ان دونوں آیات میں منافقین کی درج ذیل صفات ہیں:

۱- وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دھوکہ اور چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے۔

۲- جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

۳- لوگوں کو دکھانے (ریاکاری) کے لئے عمل کرتے ہیں۔

۴- اللہ عزوجل کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں۔

۵- مومنوں کی جماعت اور کافروں کی جماعت کے درمیان حیران و پریشان ہیں۔

پنجم: منافقین کے سلسلہ میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قل أنفقوا طوعاً أو كرهاً لن يتقبل منكم إنكم كنتم قوماً فاسقين، ومامنعهم أن تقبل منهم نفقاتهم إلا أنهم كفروا بالله و برسوله ولا يأتون الصلاة إلا وهم كسالى ولا ينفقون إلا وهم كارهون﴾(۱)۔

(۱) سورۃ التوبہ: ۵۳، ۵۴۔

کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا' یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔ ان کے نفقات کے قبول نہ کئے جانے کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں اور بادل ناخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں منافقین کی درج ذیل قبیح صفات ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ نے انہیں فسق کے وصف سے متصف کیا ہے' فرمایا:
﴿**إنكم كنتم قوماً فاسقين**﴾ یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔

۲- انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا ہے۔

۳- بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں۔

۴- اللہ کی راہ میں بادل ناخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔

ان صفات میں منافقین اور ان کا کرتوت اپنانے والوں کے لئے حد درجہ کی مذمت ہے' لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ فسق سے دور رہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے' نماز کے لئے اس طرح حاضر ہو کہ

دل وجسم ہر اعتبار سے چاق و چوبند ہو' اللہ کی راہ میں شرح صدر اور زندہ دلی کے ساتھ خرچ کرے' صرف اللہ ہی سے اس کے اجر وثواب کی امید رکھے، اور منافقوں کی مشابہت اختیار نہ کرے۔

ششم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿**يحذر المنافقون ان تنزل عليهم سورة تنبئهم بما في قلوبهم قل استهزء وا إن الله مخرج ما تحذرون، ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزء ون، لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم إن نعف عن طائفة منكم نعذب طائفة بأنهم كانوا مجرمين**﴾ (۱)۔

منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انہیں بتلا دے' کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو' یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے

(۱) سورۃ التوبہ: ۶۴ تا ۶۶۔

والا ہے جس کا تمہیں خوف لاحق ہے۔ اگر آپ ان سے پوچھیں تو
صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس کھیل رہے تھے،
کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق
کر رہے تھے۔ بہانے نہ بناؤ یقیناً تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر
کیا ہے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کرلیں تو کچھ
لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔

چنانچہ منافقین اللہ، اس کے رسول اور مومنوں سے ٹھٹھا اور مذاق
کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے ان کا پول کھول کر انہیں رسوا کیا اور مومنوں
کو ان کی صفات سے آگاہ فرمادیا۔

ہفتم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون أيديهم نسوا الله فنسيهم إن المنافقين هم الفاسقون، وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم خالدين

فيها هي حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب مقيم﴾(۱)۔

تمام منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری
باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے
ہاتھ سمیٹتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا، بیشک
منافق ہی فاسق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور
کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرچکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے
والے ہیں، یہ جہنم انہیں کافی ہے، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور
ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

ان دونوں آیات میں منافقین کے درج ذیل اوصاف ظاہر ہوئے:

۱- منافقین آپس میں ایک ہی ہیں، اور وہ ایک دوسرے سے دوستی
رکھتے ہیں۔

۲- منافقین برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

۳- منافقین صدقہ اور احسان کے دیگر کاموں سے ہاتھ کھینچتے ہیں،

(۱) سورۃ التوبہ: ۶۷، ۶۸۔

چنانچہ یہ انتہائی درجہ کے بخیل لوگ ہیں۔

۴-انھوں نے اللہ کو بھلا دیا' اللہ کو برائے نام ہی یاد کرتے ہیں' چنانچہ اللہ نے بھی انہیں اپنی رحمت سے بھلا دیا' انہیں کسی خیر کی توفیق نہیں دیتا۔

۵-منافقین فاسق وبدکار ہیں۔

ہشتم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم فيسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب أليم، استغفر لهم أو لا تستغفرلهم إن تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذلک بأنهم كفروا بالله ورسوله والله لا يهدي القوم الفاسقين﴾(۱)۔

جولوگ ان مومنوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اوران لوگوں پر جنھیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے

(۱) سورۃ التوبہ:۹:۷۹،۸۰۔

اور کچھ میسر ہی نہیں' پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں' اللہ تعالیٰ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے' اور انہی کے لئے دردناک عذاب ہے۔ آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں' اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا' یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کفر کیا ہے، اور اللہ ایسے فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

ان دونوں آیتوں میں منافقین کے درج ذیل چند اوصاف ہیں:

۱-منافقین دل کھول کر صدقات وخیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں، چنانچہ زیادہ خرچ کرنے والے پر طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ریا کاری اور دکھاوے کے لئے خرچ کررہا ہے' اور کم صدقہ کرنے والے فقیر کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ اس کے صدقہ سے بے نیاز ہے۔

۲-مومنوں کا مذاق اڑانا۔

۳-اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کفر وانکار۔

نہم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وإذا ما أنزلت سورة نظر بعضهم إلى بعض هل يراكم من أحدٍ ثم انصرفوا صرف الله قلوبهم بأنهم قوم لا يفقهون﴾(۱)۔

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے، پھر نکل جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کا دل پھیر دیا ہے اس وجہ سے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

چنانچہ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو اس پر عمل نہ کرنے کا قطعی فیصلہ کرتے ہوئے منافقین ایک دوسرے کو دیکھتے اور مومنوں کی نگاہوں سے چھپنے کے لئے موقع ڈھونڈھتے، پھر چپکے سے کھسک جاتے اور اعراض و تکبر کرتے ہوئے واپس ہو جاتے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے عمل کے قبیل سے بدلہ دیا، جس طرح وہ اللہ کی آیتوں پر عمل کرنے سے پھر گئے اسی طرح اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے پھیر دیا اور ان پر تالے لگا دیئے

(۱) سورۃ التوبہ: ۱۲۷۔

اور ایسی ناکارہ قوم بنا دیا جو کچھ نہیں سمجھتی جس سے انہیں فائدہ ہو، کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو سورت کے نازل ہونے پر اس پر ایمان لاتے اور اس کے تابع فرمان ہو جاتے (۱)۔

جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ومنهم من يستمع إليك حتى إذا خرجوا من عندك قالوا للذين أوتوا العلم ماذا قال آنفاً أولئك الذين طبع الله على قلوبهم واتبعوا أهواءهم﴾(۲)۔

اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے (واپس) جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی و لاپرواہی) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۱) دیکھئے: تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان للسعدی، ص ۳۱۳۔
(۲) سورۃ محمد: ۱۶۔

نیز ارشاد ہے:

﴿أفرأيت من اتخذ إلٰهه هـــــواه وأضله الله على علمٍ وختم على سمعه وقلبـــــــه وجعل على بصره غشـــاوةً فمن يهـــــديه من بعــــــد الله أفلا تذكـــــرون﴾(۱)۔

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے، اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے' کیا تم اب بھی نصیحت نہیں حاصل کرتے ؟۔

دہم: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تلک صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى إذا كانت بين قرني شيطان قام فنقرها أربعاً لا يذكر

(۱) سورۃ الجاثیہ:۲۳۔

الله فيها إلا قليلاً''(۱)۔

یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لے اور اللہ کا برائے نام ذکر کرے۔

اس حدیث سے منافقوں کی دو صفتیں معلوم ہوئیں:

۱- نماز کو اس کے وقت سے موخر کرنا۔

۲- وہ چونچ مارنے کی طرح نماز پڑھتا ہے اور اس میں اللہ کا ذکر برائے نام ہی کرتا ہے۔

یازدہم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إن أثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء وصلاة الفجر' ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبواً''(۲)۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالعصر، ۱/۴۳۴، حدیث نمبر:(۶۲۲)۔

(۲) متفق علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ العشاء في جماعۃ، ۱/۱۸۱، حدیث نمبر:(۶۵۸) وصحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید في التخلف عنھا، ۱/۴۵۱، حدیث نمبر:(۶۵۱)۔

منافقوں پر سب سے بوجھل اور گراں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں‘ اور اگر یہ جان لیتے کہ ان میں کیا (اجر و ثواب) ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر ہی سہی ضرور حاضر ہوتے۔

معلوم ہوا کہ اجمالی طور پر منافقوں کے اوصاف درج ذیل ہیں:

۱- وہ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں‘ جبکہ اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔

۲- اللہ تعالیٰ اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں، جبکہ (درحقیقت) وہ اپنے آپ ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

۳- ان کے دلوں میں مرض تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

۴- وہ اصلاح کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ (درحقیقت) وہ فسادی ہیں۔

۵- مومنوں کو سفاہت (باولے پن‘ کم عقلی) کا الزام دیتے ہیں۔

۶- مومنوں سے ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہیں۔

۷- ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں۔

۸- ان کی باتیں اچھی لگتی ہیں حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہیں۔

۹- اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتے ہیں جب کہ وہ جھوٹے ہیں۔

۱۰- باطل کے ذریعہ بحث و مباحثہ میں بڑے ماہر ہیں۔

۱۱- جب لوگوں سے اوجھل ہوتے ہیں تو باطل کاموں کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

۱۲- جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو تکبر اور غرور انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔

۱۳- کافروں سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی مدد اور خدمت کرتے ہیں۔

۱۴- کافروں سے عزت اور نصرت طلب کرتے ہیں۔

۱۵- جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی اور سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

۱۶- لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں۔

۱۷- اللہ کا برائے نام ذکر کرتے ہیں۔

۱۸- کافروں اور مومنوں کے درمیان حیران و پریشان ہیں۔

۱۹- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کفر کرتے ہیں۔

۲۰-منافقین ہی فاسق و بدکار ہیں۔

۲۱-اللہ کی راہ میں بادل ناخواستہ خرچ کرتے ہیں۔

۲۲-منافقین آپس میں ایک دوسرے کی سرپرستی کرتے ہیں۔

۲۳-اپنا ہاتھ سمیٹتے ہیں، چنانچہ خیر کی راہوں میں خرچ نہیں کرتے۔

۲۴-برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

۲۵-انھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ عزوجل نے بھی انہیں بھلا دیا۔

۲۶-دل کھول کر صدقہ کرنے والے مومنوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔

۲۷-نمازوں کو ان کے اوقات سے موخر کرتے ہیں۔

۲۸-چونچ مارنے کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور اس میں اللہ کا برائے نام ذکر کرتے ہیں۔

۲۹-منافقوں پر سب سے بوجھل اور شاق عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں۔

۳۰-نماز باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں۔

۳۱-ان کے دل سخت اور ان کی عقلیں ناقص ہیں۔

۳۲-ان لوگوں نے اسلام کو بحیثیت دین پسند نہ کیا۔

۳۳-یہ لوگ دین کی صرف وہی باتیں لیتے ہیں جو ان کی خواہش کے مطابق ہوتی ہیں۔

۳۴-جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

۳۵-امن کی حالت میں بہادری ظاہر کرتے ہیں اور جنگ میں بزدل ہوتے ہیں۔

۳۶-اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے فیصلہ نہیں لیتے۔

۳۷-اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں حرج اور تنگی محسوس کرتے ہیں۔

۳۸-جہاد سے مسلمانوں کی ہمت پست کرتے ہیں۔

۳۹-اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں اور اللہ کی مدد سے ان کی امید منقطع ہوتی ہے۔

۴۰-جہاد سے دنیا چاہتے ہیں، اور جب اس سے مایوس ہوتے ہیں تو پیچھے ہٹ (مُکر) جاتے ہیں۔

۴۱-جھگڑے اور تکرار میں گالی گلوچ اور بیہودہ گوئی سے کام لیتے ہیں۔

۴۲- اسلام، مسلمان اور اسلامی نام رکھنے سے خفیہ طور پر محاربہ (جنگ) کرتے ہیں۔

۴۳- انہیں صرف اپنے ذاتی مفادات کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

۴۴- دروغ گوئی اور حقائق کو توڑ مروڑ کر کے مخلص علماء پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔

۴۵- لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے اسلام کے متعلق شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں۔

۴۶- دین اسلام کے مددگاروں سے بغض رکھتے ہیں۔

۴۷- بات چیت میں جھوٹ بولتے ہیں۔

۴۸- اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کی خیانت کرتے ہیں۔

۴۹- وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

۵۰- ہر منافق کے دو رخ ہوا کرتے ہیں، ایک رخ مومنوں کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا دشمنان اسلام کے لئے۔

۵۱- یہ لوگ نفع بخش چیزیں نہ سنتے ہیں، نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی

قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

۵۲- منافق بات شروع کرنے سے پہلے ہی قسم کھا لیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی بات پر مومنوں کے دل مطمئن نہ ہوں گے۔

۵۳- ان کے دل خیر سے غافل، اور ان کے جسم حصول خیر کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔

۵۴- یہ دل کے اعتبار سے سب سے بدتر اور جسم کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ ہیں۔

۵۵- یہ لوگ نفاق کے راز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ان کے چہروں اور زبانوں پر ہی ظاہر کر دیتا ہے۔

۵۶- دنیا کی خاطر عہد و پیمان توڑ دیتے ہیں۔

۵۷- قرآن کریم کا تمسخر کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں۔

یہ منافقوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا اے مسلمان! قبل اس کے کہ تم پر (فیصلہ کرنے والی) موت آدھمکے ان اوصاف سے اجتناب کرو۔

یہ صفات بطور مثال ہیں (۱) ورنہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں منافقین کی صفات بہت زیادہ ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے عفو ودرگزر کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

چوتھا مطلب: نفاق کے اثرات ونقصانات

نفاق کے بڑے خطرناک اثرات اور ہلاکت انگیز نقصانات ہیں، ان میں سے چند نقصانات حسب ذیل ہیں:

(۱) نفاق اکبر منافقین کے دلوں میں خوف وہراس اور رعب کا سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يحذر المنافقون أن تنزل عليهم سورة تنبئهم بما في قلوبهم قل استهزءوا إن الله مخرج ما تحذرون﴾ (۲)۔

منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں

(۱) دیکھئے: صفات المنافقین لابن القیم، ص۴، نیز المنافقون في القرآن الكريم، از ڈاکٹر عبدالعزیز الحمیدي، ص۱۴۴۔

(۲) سورة التوبہ: ۶۴۔

پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انہیں بتلا دے، کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس کا تمہیں خوف لاحق ہے۔

(۲) نفاق اکبر اللہ کی لعنت کا موجب ہے، ارشاد باری ہے:

﴿وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم خالدين فيها هي حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب مقيم﴾ (۱)۔

اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہ جہنم انہیں کافی ہے، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿لئن لم ينته المنافقون والذين في قلوبهم مرض

(۱) سورة التوبہ: ۶۸۔

والمرجفون في المدينة لنغرينك بهم ثم لا يجاورونك فيها إلا قليلاً، ملعونين أينما ثقفوا أخذوا وقتلوا تقتيلا﴾(١)۔

اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔ وہ لعنت زدہ ہیں، جہاں بھی ملیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

(۳) نفاق اکبر کا مرتکب دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کیونکہ نفاق اکبر، کفر چھپانا اور خیر ظاہر کرنا ہے، بلکہ یہ (نفاق) کفر سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار ولن

(١) سورۃ الاحزاب: ٦٠، ٦١۔

تجد لهم نصيراً﴾(١)۔

بیشک منافقین جہنم کی سب سے نچلی تہ میں ہوں گے اور آپ ان کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہیں پا سکتے۔

(۴) نفاق اکبر کا مرتکب اگر اسی حالت میں مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں فرمائے گا، کیونکہ یہ کھلے کفر سے بھی زیادہ سخت ہے، جس کے مرتکبین کے سلسلہ میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين كفروا وظلموا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقاً، إلا طريق جهنم خالدين فيها أبداً وكان ذلك على الله يسيراً﴾(٢)۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا، سوائے جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور یہ اللہ تعالیٰ پر نہایت آسان ہے۔

(١) سورۃ النساء: ١٤٥۔

(٢) سورۃ النساء: ١٦٨، ١٦٩۔

(۵) نفاق اکبر اپنے مرتکب پر جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کر دیتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إن الله جامع المنافقين والكافرين في جهنم جميعاً﴾ (۱)۔

بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں (سب) کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

(۶) نفاق اکبر کا مرتکب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا اس سے کبھی نہ نکلے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم خالدين فيها﴾ (۲)۔

اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۴۰۔

(۲) سورۃ التوبہ: ۶۸۔

(۷) نفاق اکبر اپنے مرتکب کے لئے اللہ کو بھلا دینے کا سبب بنتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون أيديهم نسوا الله فنسيهم إن المنافقين هم الفاسقون﴾ (۱)۔

تمام منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ سمیٹتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا، بیشک منافق ہی فاسق ہیں۔

(۸) نفاق اکبر سارے اعمال ضائع و برباد کر دیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قل أنفقوا طوعاً أو كرهاً لن يتقبل منكم إنكم كنتم قوماً فاسقين، ومامنعهم أن تقبل منهم نفقاتهم إلا

---

(۱) سورۃ التوبہ: ۶۷۔

أنهم كفروا بالله و برسوله ولا يأتون الصلاة إلا وهم كسالى ولا ينفقون إلا وهم كارهون﴾(۱)۔

کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا' یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔ ان کے نفقات کے قبول نہ کئے جانے کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں اور بادل ناخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔

(۹) قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نفاق اکبر کے مرتکبین کا نور گل کر دیگا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین آمنوا انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراء کم فالتمسوا نوراً فضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه

(۱) سورۃ التوبہ:۵۳،۵۴۔

الرحمة وظاهره من قبله العذاب﴾(۱)۔

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں، جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو، پھر ان مومنین کے اور ان (منافقین) کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا، اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

(۱۰) نفاق اکبر بندے کو اس کی موت کے وقت مومنوں کی دعاء رحمت ومغفرت سے محروم کردیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ولا تصل على أحد منهم مات أبداً ولا تقم على قبره إنهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون﴾(۲)۔

(۱) سورۃ الحدید:۱۳۔

(۲) سورۃ التوبہ:۸۴۔

ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کے جنازے کی نماز ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار، بے اطاعت رہے ہیں۔

(۱۱) نفاق اکبر دنیا وآخرت کے عذاب کا سبب ہے، ارشاد باری ہے:

﴿فلا تعجبک أموالهم ولا أولادهم إنما يريد الله ليعذبهم بها في الحياة الدنيا وتزهق أنفسهم وهم كافرون﴾(۱)۔

آپ کو ان کے مال واولاد کچھ بھی بھلے نہ لگیں، اللہ کی چاہت یہی ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیوی سزا دے اور یہ اپنی جانیں نکلنے تک کافر ہی رہیں۔

(۱۲) نفاق اکبر کا مرتکب اگر اپنے نفاق کا اظہار واعلان کردے تو وہ دین اسلام سے مرتد ہو جائے گا، چنانچہ اس کا خون ومال حلال ہو جائے گا اور اس پر مرتد کے احکام نافذ کئے جائیں گے، البتہ حاکم کے پاس اس کی

(۱) سورۃ التوبہ: ۸۵۔

ظاہری توبہ (کی قبولیت) کے سلسلہ میں اختلاف ہے، کیونکہ منافقین ہمیشہ اسلام ہی ظاہر کرتے ہیں (۱)۔

لیکن اگر منافق اپنے کفر ونفاق کو چھپائے رکھے تو ظاہری ایمان کا اعتبار کرتے ہوئے اس کا خون ومال محفوظ ہوگا، باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے (۲)۔

(۱۳) نفاق اکبر کا مرتکب اگر اپنا کفر ظاہر کردے تو وہ اس کے اور مومنوں کے درمیان عداوت ودشمنی واجب کردے گا، چنانچہ وہ اس سے کوئی دوستی نہ رکھیں گے خواہ کوئی قریب ترین شخص ہی کیوں نہ ہو، اور اگر اپنا کفر ظاہر نہ کرے تو اس کے ظاہر پر عمل کیا جائے گا، باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

(۱۴) نفاق اصغر، جو کہ عملی نفاق ہے ایمان میں کمی اور کمزوری پیدا کرتا ہے اور اس کا مرتکب اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خطرہ میں ہوتا ہے۔

(۱) دیکھئے: فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۸/۳۳۴۔

(۲) دیکھئے: المنافقون في القرآن، از ڈاکٹر عبدالعزیز الحمیدي، ص ۴۵۰۔

(۱۵) نفاق اصغر کا مرتکب اس خطرہ میں ہوتا ہے کہ اس کا یہ نفاق اسے نفاق اکبر تک نہ پہنچا دے۔

ہم اللہ کے غیظ وغضب اور نفاق کی تمام چھوٹی بڑی قسموں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور اس سے عفو درگزر اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

فہرست مضامین